قرآن اور اقبالؒ

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

4 6.2

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن اور اقبالؒ

از

ابو محمد مصلح

ذخیرہ محمد اقبال مجددی لاہور

شائع کردہ

ادارہ عالمگیر تحریک قرآن مجید

حیدرآباد دکن

سنہ ۱۳۵۹ ہجری

Marfat.com

136950

Marfat.com

نذر

سر اکبر حیدری صدر اعظم مملکتِ آصفیہ حیدرآباد دکن کی

اُن مذہبی خدمات کے اعتراف میں جو موصوف نے انجام دیں۔

ابُو محمّد مُصلح

Marfat.com

Marfat.com

قرآن اور اقبال

زشامِ ما برون آور سحر را
بہ قرآں باز خواں اہلِ نظر را
تو میدانی کہ سوزِ قرأتِ تو
دگرگوں کرد تقدیرِ عمرؓ را

اقبال

Marfat.com

Marfat.com

فریادِ اقبال

بآں رازے کہ گفتم پے نبردند
زشاخِ نخلِ من خرما نخوردند
من اے میرِ اُمم داد از تو خواہم
مرا یاراں غزلخوانے شمردند

"ارمغان حجاز"

Marfat.com

حرفے چند

"قرآن اور اقبال" کے پیش کرنے سے میرے دو مقصد ہیں۔ دیکھا گیا کہ اقبال کا جو پیغام تھا اُس کو نوجوانوں نے قبول نہیں کیا اِس لئے میرا فرض ہے کہ ایک مرتبہ اور اقبال کی اِس محبوب اور اُمیدوں کی مرکز جماعت کو قرآن کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کروں اور "حکومتِ آلٰہیہ" کے قیام کی دعوت دوں اِسی مقصد کے حصول کے لئے میں نے کوشش کی ہے کہ اقبال کی بیشتر تصنیفات سے اُن حصّوں کو ایک جگہ جمع کردوں جو صاف لفظوں میں قرآنِ حکیم سے متعلّق ہیں۔

دوسرا مقصد یہ ہے کہ کتاب اللہ کی ایک حقیر سی خدمت

Marfat.com

انجام پائے جو اس ناچیز زندگی کا واحد مقصد ہے۔ یہی سبب ہے کہ تالیف و تصنیف کے لوازم کو ہاتھ نہیں لگایا گیا۔ شعر نقل کر دئے گئے ہیں اور استفادہ کا حق قارئین کے لئے محفوظ ہے۔

مجھے یہ بھی کہہ دینا چاہئے کہ عام طور پر آج کوئی بھی انسانی زندگی کے اُس مقصد پر نہیں جو اُس کے پیدا کرنے والے کی طرف سے متعیّن کیا گیا ہے اور اسے صحیح مرکز پر لانے کے لئے کہنے کی نہیں بلکہ کر دینے کی ضرورت ہے۔ اقبال کا کلام اِس ضمن میں جو کچھ کر سکتا تھا کر چکا اور اُس کے نتائج سامنے ہیں۔

بمبئی
ربیع الاوّل شریف ۱۳۵۹ھ

ابو محمد مصلحؔ

Marfat.com

Marfat.com

اقبال آپ اپنی نگاہ میں

چو رخت خویش بر بستم ازیں خاک
ہمہ گفتند با ما آشنا بود!
ولیکن کس ندانست ایں مسافر
چہ گفت و با کہ گفت و از کجا بود!

اقبال

Marfat.com

اقبالؔ سے میری پہلی ملاقات

مدراس کے علمی سفر سے واپسی پر ڈاکٹر شیخ محمد اقبال مرحوم شاہی مہمان کی حیثیت سے چند روز حیدر آباد میں بھی ٹھہرے۔ میں تحریکِ قرآن کے سلسلے میں نواب نذیر جنگ بہادر کے ہمراہ ملنے گیا۔ تعارف کے بعد تحریکِ قرآن کا اوّلین مقصد قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ عام اور لازمی کرنا بیان کیا گیا۔ اُس وقت تعلیمیافتہ نوجوانوں کا اچھا خاصہ مجمع تھا۔

اقبالؔ نے اپنے خاص انداز میں کہا

"مولوی صاحب! آپ کی تحریک سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ مگر پہلے یہ تو بتائیے کہ قرآن پڑھائے گا کون؟"

Marfat.com

مجمع ہمہ تن گوش بن گیا اور مجھ کمبل بدوش کی طرف ایک خاص انداز سے دیکھنے لگا۔ کیونکہ یہ کوئی معمولی معارضہ نہ تھا اور نہ کسی معمولی شخص کی زبان سے ادا ہوا تھا۔

میں نے جواب دیا

"ڈاکٹر صاحب! بے شک حقیقی معنوں میں قرآن کے پڑھانے والوں ہی کی کمی ہے۔ جس دن یہ کمی پوری ہوئی سب کچھ ہو جائے گا۔ مگر آپ مجھے قرآن۔ قرآن کرنے دیجئے۔ کیونکہ آپ کے حسبِ منشاء قرآن پڑھانے والے بھی قرآن ہی سے پیدا ہونگے"

اس کے بعد کچھ اور باتیں ہوئیں اور میں نے رخصت چاہی دوسرے دن ایک طالب علم کے ہاتھ کچھ چھپی ہوئی چیزیں بھجوائیں اور تحریک کے متعلق رائے طلب کی۔ طالبِ علم نے

Marfat.com

اپنی طرف سے یہ جرأت کی کہ اُن کو بھی قرآن مجید کی تعلیم و تبلیغ کی دعوت دی۔ اُنھوں نے مزاحًا کہا

"پہلے میں آپ کے اُستاد سے قرآن پڑھ لوں گا پھر ضرور ایسا کروں گا"

اِس واقعہ سے ظاہر ہے کہ اقبالؒ کس شان کے آدمی تھے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ اُن کو کسی سے قرآن کے درس لینے کی ضرورت نہیں تھی وہ تو دوسروں کو "خدا کا آخری پیغام" سُنانے کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔ اور پھر اِس علم و حکمت کے زمانے میں اپنے اِس فرض کو اُن سے زیادہ دل آویز پیرائے میں کس نے پُورا کیا۔ جو روشن خیال تجدّد پسند طبقہ کے لئے ناقابلِ انکار حقیقت بنا ہوا ہے

Marfat.com

پھر انھوں نے تحریک پر حسبِ ذیل رائے کا اظہار فرمایا

تحریکِ قرآن پر حضرت علاّمہؒ کی رائے

جنابِ مولوی صاحب۔ السّلام علیکم

قرآنی تحریک کا پروگرام مبارک ہے۔ اِس زمانہ میں قرآن کا علم ہندوستان سے مفقود ہوتا جاتا ہے۔ ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں نئی زندگی پیدا کی جائے۔ کیا عجب کہ آپ کی تحریک بار آور ہو اور مسلمانوں میں قوّتِ عمل پھر عود کر آئے۔

"مخلص اقبال"

Marfat.com

اقبال راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں

اگرچہ ڈاکٹر اقبال نہ تو کالج کی پروفیسری کے لئے پیدا کئے گئے تھے نہ بیرسٹری کے لئے تخلیق کئے گئے تھے اور نہ ہی کونسل کی ممبری کے لئے وضع ہوئے تھے تاہم اُن کے معنوی پیر کا یہ مقولہ اُن پر صادق آتا تھا ؎

من بہر جمعیتے نالاں شدم جفتِ خوش حالاں و بدحالان شدم
ہر کسے از ظنِ خود شد یارِ من وز درونِ من نجست اسرارِ من

یہ دوسری راؤنڈ ٹیبل کانفرنس تھی جس کے عین انعقاد کے وقت اقبال کو آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ الٰہ آباد کی صدارت کرنی پڑی۔ اس مرتبہ لیگ کی کرسیِ صدارت سے جو خطبہ

Marfat.com

پڑھا گیا وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک خاص چیز تھا۔ پاکستان کی تجویز اسی میں پیش کی گئی جس نے تاریخی مرتبہ حاصل کر لیا ہے اور آج ہندوستان کی سیاست کا رُخ بدل کر رکھ دیا ہے۔

یہ خطبہ اخبارات میں شائع ہوا اور میری نظر سے گذرا تو ایسا معلوم ہوا کہ مسلم سیاسیات کی دوسری دُنیا سامنے آگئی ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ اصل مقصد کے قریب سے کوئی بولا ہے۔ اس لئے میں نے فوراً ایک پمفلٹ شائع کیا اور اُس میں اِس بات کو واضح کرنا چاہا کہ ایک مسلم کا اصل مطالبہ پاکستان بھی نہیں بلکہ رُوئے زمین پر قیامِ حکومتِ الٰہیہ ہے کیونکہ قرآن اس کے سوا کسی قسم کی حکومت کی تائید میں نہیں۔ بلکہ تائید تو کجا سرے سے وہ تمام دوسرے قسم کے نظامہائے حکومت کو مٹانا چاہتا ہے جس میں

Marfat.com

اس طرح کا پاکستان بھی شامل ہے۔

مذکورہ بالا رسالہ جو خط کی شکل میں تھا اُس کا جواب اقبالؒ نے اُس وقت دیا جبکہ ہندوستان ٹائمز کے نمائندے نے اُن سے دریافت کیا کہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں آپ کیا خاص بات لے کر شریک ہو رہے ہیں؟

ڈاکٹر اقبال نے کہا "میرے پاس اور کچھ نہیں۔ لیکن قرآن ہے۔ میں اسی کو پیش کروں گا"

اقبالؒ سے میری دوسری ملاقات

میں "قرآن مجید معہ بچوں کی تفسیر" کی کتابت و طباعت کے سلسلے میں کچھ مدت کے لئے لاہور گیا۔ ایک دن ڈاکٹر اقبال مرحوم سے بھی ملنے کی مسرت حاصل ہوئی۔ میرے ساتھ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی

Marfat.com

بھی تھے۔ عصر کی نماز وہیں ادا کی۔ چاء نوشی کی بھی نوبت آئی۔ اقبال چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ علالت کا سلسلہ جاری تھا مگر اتنا نہیں کہ معذوری ہو چکی ہو۔ سب سے پہلے تحریکِ قرآن کی رفتار کے متعلق استفسار کیا پھر لاہور آنے کی غرض دریافت کی۔ اپنے بچوں کے لئے چھپے ہوئے پارے چغتائی صاحب کے ذریعہ بھیج دینے کو کہا۔ حیدرآبادی سیاست کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو کے "اسلامی کلچر" پر خیال آرائی کا بھی ذکر آیا۔ اقبال نے جو اس کا جواب دیا تھا میں نے اُس کی تحسین کی۔ مولوی عبدالحق صاحب انجمن ترقی اُردو کا دفتر حیدرآباد سے دہلی منتقل کرنے والے تھے اقبال نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ اس کے لئے موزوں مقام لاہور ہے۔ اسلام میں عورتوں کی حیثیت کا ذکر چھڑا تو اقبال نے کہا مجھے

Marfat.com

ایک دن ایک امریکن لیڈی ملنے آئی اور اُس نے شکایۃ کہا کہ اسلام نے عورتوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا ہے اس پر اُس کو ایسا مُسکت جواب دیا گیا کہ قائل ہو گئی۔ اقبالؒ نے یہ بھی کہا تھا کہ دُنیا میں صرف ایک ہی ذات ایسی ہوئی ہے جس نے عورت کی فطرت کو کامل طور پر پہچانا اور وہ ذاتِ گرامی محمّد عربی صلعم (فِداہُ اَبِی وَاُمّی) کی تھی۔ دیکھا گیا کہ حضورؐ کا نام مبارک آتے ہی اقبال کا دل بھر آیا ہے اور آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئی ہیں۔

اقبال کی وفات

میں لاہور میں کئی برس رہا سیّد محسن شاہ صاحب سیکریٹری انجمن اسلامیہ پنجاب اور میاں نظام الدّین صاحب رئیس اعظم لاہور کی خواہش پر مدرسۂ عالمگیر تحریک قرآن مجید کے نام سے ایک تعلیمگاہ

Marfat.com

شاہی مسجد میں قائم کی گئی یہ ایک ضمنی کام تھا۔ اصل اُمور انجام دینے
کے لئے مسجد سے باہر صدر دروازے سے متصل شمالی حجروں کے
سامنے جھونپڑے ڈالے گئے تھے آسانی کے خیال سے بعد میں شب و روز
میں وہیں رہنے بھی لگا تھا۔ ایک دن دوپہر کے وقت خطیب مسجد
مولوی نور الحق صاحب نے کُنڈی کھٹکھٹائی۔ میں باہر آیا تو ان کی
زبانی ڈاکٹر اقبال کے انتقال کی خبر ملی۔ خطیب صاحب نے یہ بھی
کہا کہ دروازے کے دوسری جانب (یعنی جنوبی سمت) کے حجروں
کے سامنے جو صحن ہے مزار کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ ابھی ابھی میاں
نظام الدین صاحب، سید محسن شاہ صاحب اور مولانا غلام مرشد
صاحب اسی سلسلے میں آئے تھے۔

ڈاکٹر صاحب کی علالت کا سلسلہ عرصہ سے جاری تھا۔ اور

Marfat.com

کبھی کبھی اخبار سے کوئی خبر مل جایا کرتی تھی۔ مگر یہ بات گمان میں بھی نہیں تھی کہ قرآن کا مفسر، اسلام کا داعی، انسانیت کا ہمدرد، مسلمانوں کا غمخوار اور دنیا کا ایک بڑا آدمی اقبالؒ ہمیشہ کے لئے ہم سے اِس قدر جلد جدا ہو جائے گا۔ خدا کی مرضی ایسی ہی تھی جسے بہرحال پورا ہونا تھا۔

اب شاہی مسجد کے دروازے کے ایک طرف میرا قیام تھا اور دوسری طرف اقبال کے لئے قبر تیار ہو رہی تھی شام ہوئی جنازہ آنے سے پہلے شاہی مسجد کے اندر اور باہر لوگ جمع ہونے لگے۔ حضوری باغ میں بھی ہر طرف آدمی ہی آدمی تھے۔ اس کے بعد جنازہ جس شان سے آیا اور جتنا عظیم الشان اجتماع نظر آیا وہ اپنی آپ نظیر تھا۔

136950

Marfat.com

لاہور کی شاہی مسجد ہندوستان کی سب سے زیادہ وسیع مسجد ہے اس کے صحن میں نمازِ جنازہ ادا ہوئی اور اس کے بعد تدفین عمل میں آئی قلعہ اور مسجد کا درمیانی صحن صدیوں سے خالی پڑا تھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہوں نے بھی اس رعایت کو مدِ نظر رکھا تھا اور خود اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ کو بھی اپنے سوگوار اقبال کی خاطر منظور تھی۔ اور چونکہ اس کے بعد بھی میں عرصہ تک لاہور میں رہا۔ اس لئے وہ سب مناظر رات دن دیکھتا رہا جو اقبال کے مزار پر عقیدتمندوں کی طرف سے پیش ہوتے رہے اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے

زیارت گاہِ اہلِ عزم و ہمت ہے لحد میری
کہ خاکِ راہ کو میں نے بتایا رازِ الوندی

(اقبال)

Marfat.com

قرآن کا اثر اقبال پر

قرآنِ حکیم کا یہ خاصّہ ہے کہ وہ اپنی طرف متوجّہ کرتا ہے اور متوجّہ ہونے والے پر بے پناہ اثر انداز ہوتا ہے۔ پھر ہر طرح اُس کے ظاہر و باطن، اُس کے غور و فکر اور اُس کے اقوال و اعمال پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے۔ اقبال بھی قرآن کے اسی تیرِ نظر کے گھائل تھے قرآن جہاں سراپا عمل بننے کے لئے بے چین کرتا ہے وہاں نوعِ انسانی کے ہر فرد کو احکاماتِ خداوندی پر گردش کرتے دیکھنا چاہتا ہے اس کے علاوہ اشکبار آنکھیں اور بیتاب دل بھی پیدا کر دیتا ہے جس کا لازمی نتیجہ ہے کہ اس کے کلام میں خواہ نظم ہو یا نثر سوز و گداز پیدا ہو جائے۔

Marfat.com

شاعرِ اعظم قرآن مجید کی تلاوت کے وقت وجد میں آجاتا تھا۔ قرآن مجید سُن کر اُس کی عجیب حالت ہو جاتی تھی۔ گویا روح پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہے۔ ایک دفعہ ایک عرب نے قرأت شروع کی ادھر اقبال بے قرار ہو گئے اور بے اختیار رونے لگے۔ اقبال اپنی نظموں کو بھی ترنّم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ پھر یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ خدا کے کلام کو سنوار کر نہ پڑھتے۔ قرآن مجید کی تلاوت بآوازِ بلند کرتے تھے جس سے اُن کے قلبی جوش کا اظہار ہوتا تھا۔ یہ وہ وقت ہوتا تھا کہ قال حال بن جاتا تھا اور شاعر پر ایک خاص عالم طاری ہو جاتا تھا۔ اقبال راتوں میں جاگتے تھے اور سحر خیزی اُن کی چہیتی چیز تھی۔ پھر قرآن کو تو ان اوقات سے خاص لگاؤ ہے لہٰذا شغفِ قرآن، قرآن کے نورانی صفحات اُن کے

Marfat.com

سامنے کر دیتا تھا اور یہ بلبلِ ہزار داستاں بڑی خوش الحانی کے ساتھ تلاوتِ قرآن میں مصروف نظر آتا تھا۔

کہا جا سکتا ہے کہ اقبال لحیم و شحیم تھے مگر رقیق القلب ایسے تھے کہ دورانِ تلاوت میں روتے روتے ہچکیاں بندھ جاتی تھیں۔

اقبال کو بچپن ہی سے قرآن مجید کے ساتھ اُنس اور لگاؤ تھا۔ اخیر زمانے میں تو اُن کی پوری صدا قرآن ہی سے متأثر تھی عوارض میں سے اگر کسی کا اُن کو غم تھا تو وہ اپنی آواز کے بیٹھ جانے کا تھا کیونکہ قرآن حکیم کو بلند آواز سے نہیں پڑھ سکتے تھے۔ تاہم بیماری کے دنوں میں بھی جب کسی نے قرآن کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھا اقبال کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اُن پر ایک خاص کیفیت طاری ہو گئی۔

Marfat.com

اقبال قرآن کو ایک عملی چیز سمجھتے تھے۔ اُن کی نگاہ میں یہ فرمانِ خداوندی نفوذ و امضا کے لئے تھا۔ وہ اللہ اور غیر اللہ کی حکومت اور قانون کے فرق کو اچھی طرح سمجھتے تھے اور مسلمان جس طرح مارا پڑا ہے اور حقیقت سے منزلوں دُور ہو گیا ہے ہر لمحہ اُن کے سامنے تھا۔

پنجاب کے ایک پیر صاحب نے اقبال سے ایک درخواست لکھ دینے کی فرمائش کی۔ تقریب یہ تھی کہ اُن دنوں سرکار کی طرف سے لوگوں کو زمین تقسیم ہو رہی تھی اور وہ چاہتے تھے کہ اس قسمت سے کچھ حصّہ اُن کو بھی مل جائے۔ جواب ملا کہ درخواست تو میں لکھے دیتا ہوں لیکن آپ کو معلوم ہے کہ پیش کس کے سامنے کرنا ہو گی۔ پیر صاحب اس کو کیا سمجھتے، خاموش ہو رہے۔ اقبال نے

Marfat.com

خود ہی کہا۔ پیر صاحب ایک مشہور کتاب ہے جس کا نام قرآن ہے۔
اُس کتاب کو خدا نے اپنے آخری نبیؐ پر اُتارا جس کا نام محمدؐ تھا۔ یہ نبیؐ
عرب کے رہنے والے تھے اُن کی وفات کو تیرہ سو سال ہو چکے
ہیں۔ اس کتاب میں لکھا ہے کہ زمین خدا کی ملکیت ہے اب اگر آپ
چاہیں تو میں درخواست خدا کے نام پر لکھ دوں۔"

اقبال پنجاب کے رہنے والے تھے اور پنجاب اپنی روایات
ماضیہ سے بھرا پڑا ہے۔ خاص لاہور میں قطب الدین ایبک کا مزار
بھی ہے۔ نورالدین جہانگیر کا مقبرہ بھی ہے۔ انارکلی، زیب النساء
اور نورجہاں جیسی خواتین کی قبریں بھی ہیں مگر اقبال کی "عقابی نگاہ"
ان میں سے کسی ایک پر بھی نہیں پڑتی وہ اگر ٹھہرتی ہے تو ایک صوبہ دار
کی بیٹی شرف النساء پر کیونکہ وہ "قرآن" کی شیدا اور "شمشیر" کی عاشق

Marfat.com

ہے۔ دیکھئے اُس کے اُسوۂ حسنہ سے کس طرح اقتباسِ نور کرتے ہیں۔ کہتے ہیں۔

آں مسلماناں کہ میری کردہ اند　　در شہنشاہی فقیری کردہ اند

پادشاہی بود و سامانے نداشت　　دستِ او جز تیغ و قرآنے نداشت

اقبال کی شاعری نہیں، بلکہ خود اقبال قرآن کا پیام تھے۔ وہ ساری دُنیا کے لئے قرآن کو دستور العمل سمجھتے تھے مسلمانانِ عالم کو قرآنی مرکزیہ مجتمع دیکھنا چاہتے تھے اور نوجوانوں کو قرآنی علم و عمل سے "شاہین بچے" بنانا چاہتے تھے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر اقبال اپنی جو آخری تصنیف پیش کرنا چاہتے تھے وہ انگریزی زبان میں قرآن مجید کا کسی خاص نوعیت کا ترجمہ معہ حواشی وغیرہ تھا۔ اور شاید دیباچہ لکھنا شروع بھی

Marfat.com

کر دیا تھا۔

بہرحال اس بات کے تسلیم کرنے میں کسی کو بھی تامّل نہ ہو گا کہ اقبال کی شاعری اور اُن کے پیام کی بنیاد زیادہ تر قرآن پر ہے۔ اِسی لئے کہا جا سکتا ہے کہ ایک "جدید تفسیر" کی طرف انھوں نے اشارے کر دئے ہیں بلکہ بنیاد رکھ دی ہے۔ اب جس کا جی چاہے اس پر عالیشان محل تیار کر لے۔

Marfat.com

اقبال بحیثیت ایک شاعر کے

بے شک اقبال منظرِ عام پر بحیثیت ایک شاعر ہی کے جلوہ گر ہوئے لیکن بہت جلد اُن کی شاعری نے ایک پیام کا ہیولیٰ اختیار کر لیا اور پھر اخیر دم تک وہ ایک پیام رساں ہی رہے۔

اقبال کی نثر، نظم، فلسفہ، تصوّف اور قومیات جو کچھ بھی ہے اس پر قرآن کا پَرتَو پڑا ہے اور اس کا بیشتر حصّہ قرآنی ہے۔

اقبال کا شاعری سے مقصد قرآن تھا۔ وہ اِس بات سے بیزار رہیں کہ اُن کے قرآنی مقصد کو فراموش کر دیا جائے اور انھیں نرا شاعروں کی صف میں لا کھڑا کیا جائے۔ خواہ یہ حیثیت ملک الشعراء کی ہی کیوں نہ ہو۔

Marfat.com

اقبال دیکھ چکے تھے کہ غالب پرستی ہو رہی ہے۔ کہیں اقبال پرستی بھی شروع نہ ہو جائے۔ لیکن ہوا وہی جس کا ڈر تھا اور صاف ظاہر ہے کہ اُن کی حیات ہی میں یہ "سانحہ" رُونما ہوا چنانچہ نوجوان تعلیمیافتہ طبقہ سے اپنی کبیدگی کا یوں اظہار کرتے ہیں

بہ افرنگی بتاں خود را سپردی   چہ نامردانہ در بتخانہ مُردی
خرد بیگانۂ دل سینہ بے سوز   کہ از تاکِ نیاگاں مے نخوردی

وہ جو کچھ چاہتے ہیں یہ ہے

دگر آئینِ تسلیم و رضا گیر   طریقِ صدق و اخلاص و وفا گیر
مگو شعرم چنیں است و چناں است   جنونِ زیرکی از من فرا گیر

مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اقبال سب کچھ معاف کر سکتے ہیں لیکن اس کو کبھی نہیں معاف کر سکتے کہ اُن کے پیام پر عمل

Marfat.com

نہ کیا جائے اور اُن کی شاعری کے تذکرے ہوتے رہیں اور اس کے متعلّق مُوشگافیاں کی جائیں۔

چنانچہ وہ سرکارِ دوعالم سے عرض رساں ہیں

توگفتی از حیاتِ جاوداں گوئے بگوشِ مردہ پیغامِ جاں گوئے
ولے گویند ایں ناحق شناساں کہ تاریخ وفاتِ ایں و آں گوئے

دُنیا میں ایسے واقعات کی کمی نہیں جو آج انتہائی حیرت و استعجاب کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ خدا کو مان کر بھی لوگ نہیں مانتے۔ اس کی موجودگی میں مٹّی، پتّھر کے بتوں کی پرستش کرتے اور اُن سے مُرادیں مانگتے ہیں۔ ساری دُنیا کے کلیسا کے کھنکالتے پھرتے ہیں لیکن قرآن کا حق ادا نہیں کرتے، اور قرآن کی طرف نہیں آتے، گوتم بدھ نے بُت پرستی کے خلاف علمِ جہاد بلند

Marfat.com

کیا تھا اور آج خود اُس کے ہزاروں مجسمے نظر آرہے ہیں۔ حضرتِ مسیحؑ نے انتہائی نرمی اور محبت کی تعلیم دی تھی مگر ان کی اُمّت نے جس قدر خونریزیاں کیں اور قساوتِ قلبی کے سامان فراہم کئے۔ پچھلی تاریخ کے صفحات اس سے یکسر خالی ہیں۔ لہٰذا اگر اقبال کے معتقدین انھیں کی تعلیمات کا نام لے کر اُنھیں کے مقصد کے خلاف کریں تو تعجب کا مقام نہیں لیکن افسوس اور ندامت کا مقام ضرور ہے

آج مشکل سے احباب کا کوئی ایسا اجتماع ہوتا ہوگا جس میں کسی نہ کسی طرح اقبال کا ذکر نہ آتا ہو۔ مگر ان لوگوں سے کون کہے کہ آخر وہ آپ ہی تو ہیں جو سراسر اقبال کی تعلیمات کے خلاف قدم اُٹھا رہے ہیں اور سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ گویا وہ کوئی دوسرے لوگ ہیں جن سے اقبال کو شکایت ہے۔ فیا للعجب!

Marfat.com

شاعری سے جو اقبال کا مقصود ہے اُس کو ایک شاعر ہی نے
یوں ادا کیا ہے :-

کہا اقبال سے ایک ہمنشیں نے
سخن تیرا شرابِ آتشیں ہے
کچھ اس انداز سے گرما دئے دل
کہ اب تسکین ممکن ہی نہیں ہے
حرارت ہے ترے سوزِ نوا کی
کہ بجلی سی دلوں میں جاگزیں ہے
کلامِ شاعراں پروردۂ عصر
مگر تیرا سخن عصر آفریں ہے
اثر میں ہے یہ صورِ محشر انگیز
کشش میں نغمۂ خلدِ بریں ہے
بدل ڈالا مذاق اس نے ہمارا
دل اب طرزِ کہن پر نکتہ چیں ہے
ترے اشعار پڑھ کر اب نظر میں
کسی کی شاعری جچتی نہیں ہے
یہ سنکر حضرتِ اقبال بولے
فقط لطفِ سخن کافی نہیں ہے

Marfat.com

زمینِ شعر ہی میں گُم نہ ہو جا — فلک وہ ڈھونڈھ جس کی یہ زمیں ہے
مرے فکرِ فلک پیما کی پرواز — ادب پروردۂ رُوح الامیں ہے
فروغِ عشق و سوزِ آرزو سے — سخن میرا تب و تاب آفریں ہے
مگر میرے سخن کی روشنی بھی — چراغِ راہ ہے منزل نہیں ہے
مرے اشعار میں پھنس کر نہ رہ جا — اگر تو سالکِ راہِ یقیں ہے
تری نظروں میں ہیں میری تصانیف — مری نظروں میں قرآنِ مبیں ہے
گذر جا تو مری بزمِ سخن سے — رہِ قرآں میں گامِ اوّلیں ہے
جو تو اس طرح قرآں تک پہنچ جائے — تو حاصل دولتِ دنیا و دیں ہے

محیطِ کائنات دل ہے قرآن
نظر کی آخری منزل ہے قرآں

بہرحال اقبال باوجود زمانۂ حال کے اعلیٰ تعلیمیافتہ ہونے کے

Marfat.com

مذہب کی تصدیق کرنے والوں میں تھے اور بے شک اُن کو اس جماعت کی امامت کا مرتبہ حاصل تھا۔ اس لئے اگر یہ جماعت "قرآنی" نہیں بنی اور "خدائی راج" کا قیام اس کا مقصدِ زندگی نہیں ہوا تو سبب دریافت کرنا چاہیئے۔ اس کمی کو پورا کرنا چاہیئے اور اقبال ہی کے مشورے پر عمل کرنا چاہیئے یعنی

نوا را تیز تر میزن چو ذوقِ نغمہ کم یابی
حدی را تلخ تر میخواں چو محمل را گراں بینی

ابو محمد مصلح

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ

ڈاکٹر اقبال کے معرکۃ الآراء خطبات ایک شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں ان میں فلسفہ و علمِ کلام کے اہم مسائل سے بحث کی گئی ہے اور عصرِ حاضر کی بے ربط و منتشر زندگی میں حقائقِ زندگی کو اسلام کے صحیح معیار کے مطابق پیش کیا گیا ہے۔ ایک جرمن فاضل کی رائے ہے کہ

"تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ عصرِ نو کا سب سے زیادہ تعجّب خیز مظہر ہے"

اِس کتاب کی خصوصیات کا تعلّق اسلام، فلسفہ اور

Marfat.com

مذہب سے ہے اور غالباً یہ پہلا نظام ہے جو خالصتہً قرآن پاک کے فلسفۂ الٰہیات کے مطابق ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اقبال نے محسوسات و مدرکاتِ انسانی کی جہاں تصریح کی ہے قرآنِ مجید ہی کی پاکیزہ تعلیم کی اتباع میں کی ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں

"ہمارے ذہن اور خارجی محسوسات مسلسل ایک ہی"

"حقیقت کے مختلف آیات ہیں جو اوّل و آخر بھی ہے"

"اور ظاہر و باطن بھی"

یہ هوالاوّل. هوالآخر، هوالظاهر، هوالباطن

سے کیسا اچھا اقتباسِ نور ہے۔

ایک دوسری جگہ الٰہیاتِ اسلامیہ پر تنقیدی نظر ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :-

Marfat.com

"علمائے اسلام نے قرآن پاک کا مطالعہ بھی فلسفۂ
یونان ہی کی روشنی میں کیا۔ مگر یہ بات کہ تعلیماتِ قرآن
کی رُوح یونانیت کے سرتاسر خلاف ہے۔ اُن کو
کہیں دو سو سال کے بعد معلوم ہوئی۔ وہ بھی پُورے
طور پر نہیں۔ الغرض اسی انکشاف کا نتیجہ تھا کہ فلسفۂ
یونان کے خلاف ردِّ عمل شروع ہوا۔ جس کی اہمیت کا
اندازہ آج تک نہ ہو سکا۔ یہ کچھ اس بغاوت اور کچھ
غزالی کے ذاتی حالات کا تقاضا تھا کہ امام موصوف نے
مذہب کی بنا فلسفیانہ تشکیل پر رکھی۔ حالانکہ اُن کا یہ
خیال کُلیّتہً قرآن پاک کی تعلیمات کے نہ تو مطابق ہے اور نہ اس کو
مذہب کی کوئی مضبوط اور پائدار اساس قرار دینا ممکن ہے۔"

Marfat.com

اسرارِ خودی کے متعلق ڈاکٹر نکلسن کے نام ایک خط

اسرار خودی کا ترجمہ انگریزی زبان میں ڈاکٹر نکلسن نے کیا ہے
ڈاکٹر اقبال اُن کو ایک خط میں لکھتے ہیں

میرا دعویٰ ہے کہ "اسرار" کا فلسفہ مسلمان صوفیا اور حکما
کے افکار و مشاہدات سے ماخوذ ہے۔ اور تو اور وقت کے متعلق
برگسان کا عقیدہ بھی ہمارے صوفیوں کے لئے کوئی نئی چیز نہیں۔
قرآن الٰہیات کی کتاب نہیں بلکہ اس میں انسان کے معاش و معاد
کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے پوری قطعیت سے کہا گیا ہے۔ یہ اور

Marfat.com

بات ہے کہ ان کا تعلّق الٰہیات ہی کے مسائل سے ہے۔

عصرِ نو کا ایک مسلمان اہلِ علم جب ان مسائل کو جن کا مبداء اور سرچشمہ قرآن ہے، مذہبی تجربات اور افکار کی روشنی میں بیان کرتا ہے تو اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ جدید افکار کو قدیم لباس میں پیش کیا جا رہا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ قدیم حقائق کو جدید افکار کی روشنی میں بیان کیا جا رہا ہے۔

بد قسمتی سے اہلِ مغرب اسلامی فلسفے کی تعلیم سے ناآشنائے محض ہیں۔ اے کاش مجھے اس قدر فرصت ہوتی کہ میں اِس موضوع پر ایک مبسوط کتاب لکھ کر مغربی فلسفیوں کو اِس حقیقت سے رُوشناس کر دیتا کہ دُنیا کی مختلف قوموں کے فلسفیانہ خیالات ایک دوسرے سے کس قدر ملتے جُلتے ہیں۔"

Marfat.com

پیامِ مشرق کا دیباچہ

"پیامِ مشرق" جو شاعرِ المانوی گوئٹے کے دیوان کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ اقبال اس کے دیباچہ میں اپنا خیال یوں ظاہر کرتے ہیں۔

"مشرق اور بالخصوص اسلامی مشرق نے صدیوں کی مُسلسل نیند کے بعد آنکھ کھولی ہے۔ مگر اقوامِ مشرق کو یہ محسوس کرلینا چاہئیے کہ زندگی اپنے حوالی میں کسی قسم کا انقلاب پیدا نہیں کرسکتی جب تک کہ پہلے اُس کی اندرونی گہرائیوں میں انقلاب نہ ہو۔ اور کوئی نئی دُنیا خارجی وجود اختیار نہیں کرسکتی جب تک کہ اُس کا وجود پہلے انسانوں کے ضمیر میں متشکل نہ ہو۔

Marfat.com

فطرت کا یہ اٹل قانون جس کو قرآن نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ کے سادہ اور بلیغ الفاظ میں بیان کیا ہے۔ زندگی کے فردی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں پر حاوی ہے۔ اور میں نے اپنی فارسی تصانیف میں اِس صداقت کو پیش نظر رکھنے کی کوشش کی ہے۔

Marfat.com

ختمِ نبوّت اور قادیانیّت

"ختمِ نبوّت اور قادیانیّت" ڈاکٹر اقبال کا ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جو پنڈت جواہر لال نہرو کے "شاطرانہ" مغالطوں کو دُور کرنے کے لئے لکھا گیا ہے۔ یہ قادیانیت پر ایک ضربِ کاری ہے۔ قادیانیت کی روح پر غور کرنے کے سلسلے میں اقبال کہتے ہیں۔

"مولوی منظور الٰہی نے بانیِ احمدیت کے الہامات کا جو مجموعہ شائع کیا ہے اس میں نفسیاتی تحقیق کے لئے متنوّع اور مختلف مواد موجود ہے۔ میری رائے میں یہ کتاب بانیِ احمدیت کی سیرت اور شخصیت کی کُنجی ہے۔ اور مجھے اُمید ہے کہ کسی دن نفسیاتِ جدید کا کوئی متعلّم اس کا سنجیدگی سے مطالعہ کرے گا۔ اگر وہ قرآن کو

Marfat.com

اپنا معیار قرار دے (اور چند وجوہ سے اُس کو ایسا ہی کرنا پڑے گا جن کی تشریح یہاں نہیں کی جا سکتی) اور اپنے مطالعہ کو بانیِ احمدیت اور اس کے ہمعصر غیر مسلم صوفیاء جیسے رام کرشنا بنگالی کے تجربوں تک پھیلائے تو اس کو اس تجربہ کی اصل ماہیّت کے متعلّق بڑی حیرت ہو گی جس کی بناء پر بانیِ احمدیّت نبوّت کا دعویدار رہے۔"

۲

کیا اسلام میں خلافت کا تصوّر ایک مذہبی ادارے کو مستلزم ہے؟ مسلمانانِ ہند اور وہ مسلمان جو ترکی سلطنت سے باہر ہیں۔ ترکی خلافت سے کیا تعلق رکھتے ہیں؟ ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام؟ اسلام میں نظریۂ جہاد کا حقیقی

Marfat.com

مفہوم کیا ہے؟ قرآن کی ایک آیت میں لفظ "تم میں سے"[1] کے کیا معنی ہیں؟ خدا، رسول اور اولوالامر کی اطاعت کا کیا مفہوم ہے؟ احادیث سے آمدِ مہدی کی جو پیشین گوئی کی جاتی ہے اُس کی نوعیت کیا ہے؟ یہ اور اسی قسم کے دوسرے سوالات جو بعد میں پیدا ہوئے ان کا تعلق بداہتہً صرف مسلمانانِ ہند سے تھا۔ اس کے علاوہ مغربی شہنشاہیت کو بھی جو اس وقت اسلامی دُنیا میں سُرعت کے ساتھ تسلط حاصل کر رہی تھی اِن سوالات سے گہری دلچسپی تھی۔ ان سوالات سے جو مناقشات پیدا ہوئے وہ اسلامی ہند کی تاریخ کا ایک باب ہیں۔ یہ حکایت دراز ہے اور ایک طاقتور قلم کی منتظر۔

[1] واولی الامر منکم۔

Marfat.com

۳

مسلمان اربابِ سیاست جن کی آنکھیں واقعات پر جمی ہوئی تھیں علماء کے ایک طبقہ کو اِس بات پر آمادہ کرنے میں کامیاب ہو گئے کہ وہ دینیاتی استدلال کا ایسا طریقہ اختیار کریں جو صورتِ حال کے مناسب ہو لیکن محض منطق سے ایسے عقائد پر فتح پانا آسان نہ تھا جو صدیوں سے مسلمانانِ ہند کے قلوب پر حکمراں تھے۔ ایسے حالات میں منطق یا تو سیاسی مصلحت کی بنیاد پر آگے بڑھ سکتی ہے یا قرآن و حدیث کی نئی تفسیر کے ذریعہ۔ ہر دو صورتوں میں استدلال عوام کو متأثر کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ مسلمان عوام کو جن میں مذہبی جذبہ بہت شدید ہے صرف ایک ہی چیز قطعی طور پر متأثر کر سکتی ہے اور وہ ربّانی سند ہے۔

Marfat.com

۴

اسلام کی روح مادّے کے قرب سے نہیں ڈرتی۔ قرآن کا ارشاد ہے کہ تمہارا دُنیا میں جو حصّہ ہے اُس کو نہ بھولو" ایک غیر مسلم کے لئے اس کا سمجھنا دشوار ہے۔

۵

قرآن کا تُرکی زبان میں پڑھا جانا تاریخِ اسلام میں کوئی نئی بات نہیں۔ اس کی چند مثالیں موجود ہیں۔ ذاتی طور پر میں اس کو فکر و نظر کی ایک سنگین غلطی سمجھتا ہوں۔ کیونکہ عربی زبان و ادب کا متعلّم اچھی طرح جانتا ہے کہ غیر عربی زبانوں میں اگر کسی زبان کا مستقبل ہے تو وہ عربی ہے۔ بہرحال اب اطلاعیں آرہی ہیں کہ ترکوں نے مُلکی زبان میں قرآن کا پڑھنا ترک کر دیا ہے۔

Marfat.com

۶

تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام نے معاشری اصلاح کو زیادہ تر اس امر پر مبنی رکھا کہ بتدریج نسلی عصبیت کو مٹایا جائے اور ایسا راستہ اختیار کیا جائے جہاں تصادم کا کم سے کم امکان ہو قرآن کا ارشاد ہے کہ :-

ہم نے تم کو قبائل میں اس لئے پیدا کیا ہے کہ تم پہچانے جاسکو لیکن تم میں سے وہی شخص خدا کی نظر میں بہترین ہے جس کی زندگی پاک ہے"

۷

اس سیدھے سادھے مذہب کی تعقّلی ہیئت ترکیبی رفتارِ زمانہ سے ایک تعلّق رکھتی ہے۔ اس تعلّق کی گہرائی قرآن کی چند آیتوں کی روشنی میں سمجھ میں آسکتی ہے"

Marfat.com

حصّۂ نظم

اسرارِ خودی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اقبال کا قلب عشقِ رسولؐ سے آشنا ہے۔ آنحضرت صلعم کی ذاتِ گرامی کا خیال ذہن میں آیا اور آنکھیں گوہرِ اشک نثار کرنے لگیں۔ ذکرِ حبیبؐ لکھتے وقت قلم رقص کرنے لگتا ہے تو روح وجد میں آجاتی ہے۔ تاجدارِ کونینؐ کی مدح وثنا کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات یا اُم الکتاب کی تفسیر اس طرح پیش کی جاتی ہے کہ تابع سے متبوع کی تمیز مشکل ہو جاتی ہے۔ دیکھئے لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْم کے انمول جواہر کو محبتِ رسولؐ میں کس قدر ڈوب کر خاتم نظم میں مُرصّع کرتے ہیں

در دلِ مسلم مقامِ مصطفٰےؐ است   آبروئے ما ز نامِ مصطفٰےؐ است

Marfat.com

طور موجے از غبار خانہ اش | کعبہ را بیت الحرم کاشانہ اش

کمتر از آنے ز اوقاتش ابد | کاسب افزایش از ذاتش ابد

بوریا ممنون خواب راحتش | تاج کسریٰ زیر پائے امتش

در شبستان حرا خلوت گزید | قوم و آئین و حکومت آفرید

ماند شبہا چشم او محروم نوم | تا بہ تخت خسروی خوابید قوم

وقت ہیجا تیغ او آہن گداز | دیدۂ او اشکبار اندر نماز

در دعائے نصرت آمیں تیغ او | قاطع نسل سلاطیں تیغ او

در جہاں آئین نو آغاز کرد | مسند اقوام پیشیں در نورد

از کلید دیں در دنیا کشاد | ہمچو او بطن ام گیتی نزاد

در نگاہ او یکے بالا و پست | با غلام خویش بر یک خواں نشست

در مصافے پیش آں گردوں سریر | دختر سردار طے آمد اسیر

Marfat.com

پائے در زنجیر و ہم بے پردہ بود
گردن از شرم و حیا خم کردہ بود

دخترک را چوں نبیؐ بے پردہ دید
چادرِ خود پیشِ رُوئے او کشید

ما ازاں خاتونِ طے عریاں تریم
پیشِ اقوامِ جہاں بے چادریم

روزِ محشر اعتبارِ ماست او
در جہاں ہم پردہ دارِ ماست او

لطف و قہرِ او سراپا رحمتے
آں بیاراں ایں باعدا رحمتے

آنکہ بر اعدا درِ رحمت کشاد

مکّہ را پیغامِ لَا تَثرِیب داد

گئی ہوئی خلافت کیونکر ہاتھ آسکتی ہے۔ مسلمان خلیفۃ الارض کا کھویا ہوا منصب پھر کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے صرف اُسوۂ رسول صلعم ہی رہنما بن سکتا ہے۔ دل کے مقدّس حرا میں خلوت گزینی اختیار کرنی چاہئے۔ ترکِ خودی کے ساتھ ساتھ

Marfat.com

حق کی طرف ہجرت لازمی ہے۔ نیز ہوس کے لات و عزیٰ کو سرنگوں ہی نہیں بلکہ پاش پاش کرنا پڑے گا۔ کہتے ہیں

لشکرے پیدا کن از سلطانِ عشق جلوہ گر شو بر سرِ فارانِ عشق

اوپر کی شرط پوری ہو تو نتیجۂ مشروطِ ذیل کا حصول یقینی ہے۔

تا خدائے کعبہ بنوازد ترا شرحِ انّی جاعلٌ سازد ترا

انحطاط کا نام تہذیب نہیں ہے اس ضمن میں شیر و گوسفند کا قصہ بیان کیا گیا ہے اور قوم کذّابٌ اشِر اور یومِ نحسٍ مستمر کی حقیقت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ قرآنی جہاد پر کچھ گوسفند نما انسانوں نے اعتراض پیش کئے اور کچھ بزدلوں نے جو اپنے آپ کو قرآنِ مبارک کا علمبردار سمجھتے تھے لایعنی تاویلات سے کام لیا حتیٰ کہ حزب اللہ کے افراد جیسے شیر دلوں کی جماعت کو گوسفندی کا

Marfat.com

سبق دیا۔ انجامِ کار شیر بیدار آتش کے افسونِ وعظ سے غفلت کی نیند سوگیا اور دینِ گوسفندی اختیار کرکے اپنے اس انحطاط کو تہذیب سے تعبیر کرنے لگا۔ شیر و گوسفند کا یہ قصّہ مسلمانوں کے حالات کا آئینہ دار ہے۔ جو

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

کی اچھی مثال ہے۔

گوسفندِ زیرک نے اپنی کمزور قوم کو شیرِ قوی سے بچانے کے لئے حیلے تراشے کیونکہ

شیر نر را میش کردن ممکن است غافلش از خویش کردن ممکن است

گوسفند اب

صاحبِ آوازۂ الہام گشت واعظِ شیرانِ خوں آشام گشت

Marfat.com

اور

نعرہ زد اے قوم کذاب اشر
بے خبر از یوم نحس مستمر

اقبال کے فلسفہ کے مطابق تربیتِ خودی کے ساتھ تین مرحلے ہیں۔ اطاعت، ضبطِ نفس اور نیابتِ الٰہی

مرحلہ اطاعت سے مراد پابندیِ فرائض ہے۔ اس سلسلے میں اشتر کی مثال پیش کی گئی ہے اور کہا گیا ہے۔

تو ہم از بارِ فرائض سر متاب
بر خوری از عندہٗ حسن المآب

مرحلہ ضبطِ نفس کے لئے بھی قرآن ہی سے مثالیں لی گئی ہیں۔ اور حضرت ابراہیم خلیل اور حضرت اسماعیل ذبیح کے اسوۂ حسنہ کو پیش کیا گیا ہے اور اسی سلسلے میں ارکانِ پنجگانہ کی فلسفی بیان کی گئی

Marfat.com

ہے۔ کہتے ہیں

ہر کہ در اقلیمِ لاآباد شد   فارغ از بندِ زن واولاد شد
می کند از ماسوائے قطعِ نظر   می نہد ساطور بر حلقِ پسر

پھر نماز کا مرتبہ اور فوائد بیان کرتے ہیں

لَا اِلٰہ باشد صدف، گوہر نماز   قلبِ مُسلم را حجِ اصغر نماز
در کفِ مسلم مثالِ خنجر است   قاتلِ فَحْشَاءُ بَغْیِ مُنْکَر است

اور روزہ کے لئے ہے

روزہ بر جوع و عطش شبخوں زند   خیبرِ تن پروری را بشکند

اور حج

مؤمناں را فطرت افروز است حج   ہجرت آموز و وطن سوز است حج
طاعتے سرمایۂ جمعیتے   ربطِ اوراقِ کتابِ ملّتے

Marfat.com

زکوٰۃ کے فائدے یہ ہیں

حُبِّ دولت را فنا سازد زکوٰۃ هم مساوات آشنا سازد زکوٰۃ
دل زحتّٰی تُنفِقُوا محکم کند زر فزاید، اُلفتِ زر کم کند
ایں ہمہ اسباب استحکامِ تُست پختہ و محکم اگر اسلامِ تُست
اہلِ قوّت شو ز وِردِ یاقوی تا سوارِ اُشترِ خاکی شوی

نیابتِ الٰہی کیا چیز ہے۔ نائبِ حق کون ہوتا ہے اور کس طرح ہوتا ہے۔ پھر اس کا حاصل کیا گیا ہے۔

گر شتربانی، جہانبانی کنی زیبِ سرتاجِ سلیمانی کنی
تا جہاں باشد جہاں آرا شوی تاجدارِ مُلکِ لایُبلیٰ شوی
نائبِ حق در جہاں بودن خوش است بر عناصر حکمراں بودن خوش است
نائبِ حق ہمچو جانِ عالم است ہستیِ او ظلِّ اسمِ اعظم است

Marfat.com

نوعِ انسان را "بشیر" و "ہم نذیر" — ہم سپاہی ہم سپہگر ہم امیر

مدعائے عَلَّمَ الاَسمَا ستی — سرِّ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرا ستی

خشک سازد ہیبتِ او نیل را — می برد از مصر اسرائیل را

مقصدِ حیاتِ مسلم اعلائے کلمۃ اللہ اور اُس کا واحد ذریعہ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ مسلمانوں کو اسی رنگ میں رنگین ہونے کے لئے کہا جارہا ہے

قلب را از صِبْغَۃُ اللہ رنگ دہ — عشق را ناموسِ نام و ننگ دہ

کیونکہ مسلم

خیمہ در میدانِ اِلَّا اللہ زدست — در جہاں شاہد عَلَی النَّاس آمدست

مردِ مسلمان کا علم صرف سوزِ دل سے کمال کو پہونچتا ہے

Marfat.com

علمِ مسلم کامل از سوزِ دل است　　معنیِ اسلام ترکِ آفل است

چون ز بندِ آفل ابراہیم رست　　درمیانِ شعلہ ہا نیکو نشست

قومِ مسلم کو وحدتِ گم گشتہ کی طرف بازگشت کی دعوت دی جاتی ہے

شد پریشاں برگِ گل چون بوئے خویش　　اے ز خود رم کردہ باز آ سوئے خویش

اے امینِ حکمتِ اُمّ الکتاب　　وحدتِ گم گشتۂ خود باز یاب

حرفِ اِقْرَأْ حق بما تعلیم کرد　　رزقِ خویش از دستِ ما تقسیم کرد

ذاتِ ما آئینۂ ذاتِ حق است　　ہستیِ مسلم ز آیاتِ حق است

Marfat.com

آیتے بنماز آیاتِ مبیں ؎ تا شود اعناقِ اعدا خاضعیں

؎ اِنْ نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ.

Marfat.com

رموزِ بیخودی

Marfat.com

ملتِ اسلامیہ کے ارکانِ اساسی کا رُکنِ اوّل توحید ہے

ہم مسلمان اولادِ خلیلؑ ہیں اور یہ سبق خلف ہو کر انھیں سے لینا چاہیئے۔ علامہ اقبال اِس رمز کو خود اچھی طرح سمجھے ہیں اور مسلمانوں کو بھی پھر اسی مرکز پر لانے اور اسی محور پر گردش کرنے کے لئے کہتے ہیں

در جہانِ کیف و کم گردید عقل   پے بہ منزل بُرد از توحیدِ عقل

ورنہ ایں بیچارہ را منزل کجاست   کشتیِ ادراک را ساحل کجاست

اہلِ حق را رمزِ توحید از بر است   در آتی الرحمٰن عبداً مضمر است

ما مسلمانیم و اولادِ خلیلؑ   از اَبیکُم گیر اگر خواہی دلیل

توحید ہر مرض کی دوا ہے۔ یاس و حزن وغیرہ کا ازالہ بھی

Marfat.com

اِسی سے ہوتا ہے۔ نا اُمیدی سامانِ مرگ ہے اور اُمید زندگی

مرگ را ساماں ز قطعِ آرزو ست　　زندگانی محکم از لا تقنطوا ست

اے کہ در زندانِ غم باشی اسیر　　از نبیؐ تعلیم لا تحزن بگیر

قوّتِ ایماں حیات افزایدت　　وردِ لا خوفٌ علیہم بایدت

چوں کلیمے سوئے فرعونے رود　　قلبِ او از لا تخف محکم شود

ملّتِ اسلامیہ کا رکنِ دوم رسالت ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اُسوہ حسنہ کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے

تارکِ آفل براہیمِ خلیل　　انبیا را نقشِ پائے او دلیل

آں خدائے لم یزل را آیتے　　داشت در دل آرزوئے ملّتے

Marfat.com

جوئے اشک از چشمِ بیخوابش چکید | تا پیامِ طَهِّرَا بَیْتِیْ شنید
بہرِ ما ویرانہ آباد کرد | طائفاں را خانۂ بنیاد کرد
تا نہالِ تَبَّتْ عَلَیْنَا غنچہ بست | صورتِ کارِ بہارِ ما نشست
حق تعالیٰ پیکرِ ما آفرید | وز رسالت در تنِ ما جاں دمید
حرفِ بے صوت اندریں عالم بُدیم | از رسالت مصرعِ موزوں شدیم
از رسالت در جہاں تکوینِ ما | از رسالت دینِ ما آئینِ ما
از رسالت صد ہزارِ ما یک است | جزوِ ما از جزوِ ما لاینفک است
آں کہ شانِ اوست یَهْدِیْ مَنْ یُّرِیْد | از رسالت حلقہ گردِ ما کشید

مقصودِ رسالت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم

مرسلان و انبیا آبائے او | اَکْرَمَ او نزدِ حق اتقائے او
کُلُّ مُؤْمِنٍ اِخْوَةٌ اندر دلش | حریت سرمایۂ آب و گلش

Marfat.com

ناشکیبِ امتیازات آمده | در نهادِ او مساوات آمده

همچو سرو آزاد فرزندانِ او | پخته از قَالُوْا بَلٰی پیمانِ او

سجدهٔ حق گل بسیمایش زده | ماه و انجم بوسه بر پایش زده

مساواتِ اسلامیہ کی مثال میں سلطان مراد اور معمار کی
حکایت آویزۂ گوش بنانے کے لائق ہے

بود معمارے ز اقلیمِ خجند | در فنِ تعمیر نامِ او بلند

ساخت آں صنعت گرِ فرهاد زاد | مسجدے از حکمِ سلطان مراد

خوش نیامد شاه را تعمیرِ او | خشمگیں گردید از تقصیرِ او

آتشِ سوزنده از چشمش چکید | دستِ آں بیچاره از خنجر برید

جوئے خوں از ساعدِ معمار رفت | پیشِ قاضی ناتوان و زار رفت

آں هنرمندے که دستش سنگ سُفت | داستانِ جورِ سلطاں باز گفت

Marfat.com

گفت ای پیغامِ حق گفتارِ تو   حفظِ آئینِ محمدؐ کارِ تو
سفته گوشِ سطوتِ شاهان نیم   قطع کن از روئے قرآں دعویم
قاضیِ عادل بدندان خسته لب   کرد شه را در حضورِ خود طلب
رنگِ شه از هیبتِ قرآں پرید   پیشِ قاضی چوں خطاکاراں رسید
از خجالت دیده بر پا دوخته   عارضِ او لاله ها اندوخته
یک طرف فریادِ دعوے گرے   یک طرف شاهنشهِ گردوں فرے
گفت شه از کرده خجلت برده ام   اعتراف از جرمِ خود آورده ام
گفت قاضی فی القصاص آمد حیوٰة   زندگی گیرد بایں قانوں ثبات
عبدِ مسلم کمتر از احرار نیست   خونِ شه رنگیں تر از معمار نیست
چوں مراد ایں آیۂ محکم شنید   دستِ خویش از آستیں بیروں کشید
مدعی را تابِ خاموشی نماند   آیۂ بالعدلِ والاحساں خواند

Marfat.com

گفت از بہرِ خدا بخشیدمش   از برائے مصطفیٰ بخشیدمش

یافت مورے بر سلیمانے ظفر   سطوتِ آئینِ پیغمبر نگر

پیشِ قرآں بندہ و مولا یکے است

بوریا و مسندِ دیبا یکے است

"رمزِ قرآں از حسینؓ آموختیم" ایک مصرعہ نہیں ایک کتاب ہے۔ یہ حادثۂ کربلا اور حریتِ اسلامیہ جسم و جان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور حق کی زندگی قوتِ شبیری سے ہی ممکن ہے۔

آں شنیدستی کہ ہنگامِ نبرد   عشق با عقلِ ہوس پرور چہ کرد

آں امامِ عاشقاں پورِ بتولؓ   سروِ آزادے ز بستانِ رسولؐ

اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر   معنیٔ ذبحِ عظیم آمد پسر

بہرِ آں شہزادۂ خیر الملل   دوشِ ختم المرسلیں نعم الجمل

Marfat.com

سرخ رو عشق غیور از خون او		شوخی این مصرع از مضمون او

در میان امت آن کیوان جناب		همچو حرف قل هو الله در کتاب

موسی و فرعون و شبیر و یزید		این دو قوت از حیات آید پدید

زنده حق از قوت شبیری است		باطل آخر داغ حسرت میری است

چون خلافت رشته از قرآن گسیخت		حریت را زهر اندر کام ریخت

خاست آن سر جلوهٔ خیر الامم		چون سحاب قبله باران در قدم

بر زمین کربلا بارید و رفت		لاله در ویرانه ها کارید و رفت

تا قیامت قطع استبداد کرد		موج خون او چمن ایجاد کرد

بهر حق در خاک و خون غلطیده است		پس بنائے لا اله گردیده است

مدعایش سلطنت بودے اگر		خود نکردے با چنیں ساماں سفر

دشمناں چوں ریگِ صحرا لاتعد		دوستانِ او به یزداں هم عدد

Marfat.com

سرِ ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ بود | یعنی آں اجمال را تفصیل بود

عزمِ او چوں کوہساراں استوار | پایدار و تُند سیر و کامگار

تیغ بہرِ عزّتِ دین است و بس | مقصدِ او حفظِ آئین است و بس

ماسوی اللہ را مسلماں بندہ نیست | پیشِ فرعونے سرش افگندہ نیست

خونِ او تفسیرِ ایں اسرار کرد | ملّتِ خوابیدہ را بیدار کرد

تیغِ لا چوں از میاں بیروں کشید | از رگِ اربابِ باطل خوں کشید

نقشِ اِلّا اللہ بر صحرا نوشت | سطرِ عنوانِ نجاتِ ما نوشت

رمزِ قرآں از حسینؓ آموختیم | ز آتشِ او شعلہ ہا اندوختیم

شوکتِ شام و فرِ بغداد رفت | سطوتِ غرناطہ ہم از یاد رفت

تارِ ما از زخمہ اش لرزاں ہنوز | تازہ از تکبیرِ او ایماں ہنوز

اے صبا اے پیکِ دُور افتادگاں | اشکِ ما بر خاکِ پاکِ او رساں

Marfat.com

مسلمانوں کی مغلوبیت سے فائدہ اُٹھا کر جہاں اُن پر بیسیوں قسم کے حملے ہوئے وہاں ہجرت کے بارے میں بھی عصر نو نے دھوکا کھایا ہے بلکہ دھوکا دہی میں مبتلا ہوا ہے۔ اقبال ہر مسلمان کو اس فریب سے ہوشیار رہنے کی تاکید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مسلم کا دل کسی خاص اقلیم کے حدود کا پابند نہیں اور واقعۂ ہجرت تو اصل میں عقدۂ قومیت کا حل بھی ہے۔

مسلم استی دل باقلیمے مبند ۔۔۔ گم مشو اندر جہانِ چون وچند
می نگنجد مسلم اندر مرز و بوم ۔۔۔ در دلِ او یاوہ گردد شام و روم
دل بدست آور کہ در پہنائے دل ۔۔۔ می شود گم ایں سرائے آب و گل
عقدۂ قومیتِ مسلم کشود ۔۔۔ از وطن آقائے ما ہجرت نمود
حکمتش یک ملتِ گیتی نورد ۔۔۔ بر اساسِ کلمۂ تعمیر کرد

Marfat.com

تا ز بخششہائے آں سلطانِ دینؐ مسجدِ ما شد ہمہ روئے زمیں

آں کہ در قرآں خدا او را ستود (۱) آں کہ حفظِ جانِ او موعود بود

دشمناں بے دست و پا از ہیبتش لرزہ بر تن از شکوہِ فطرتش

پس چرا از مسکنِ آبا گریخت؟ تو گماں داری کہ از اعدا گریخت؟

قصہ گویاں حق ز ما پوشیدہ اند معنیِ ہجرت غلط فہمیدہ اند

ہجرت آئینِ حیاتِ مسلم است ایں ز اسبابِ ثباتِ مسلم است

معنیِ او از تنک آبی رم است ترکِ شبنم بہرِ تسخیرِ یم است

چوں صبا بارِ قبول از دوش گیر گلشن اندر حلقۂ آغوش گیر

از فریبِ عصرِ نو ہشیار باش رہ فتد اے راہرو ہشیار باش

---

(۱) وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ.

Marfat.com

آج قوم و وطن کی تفریق نے آفت ڈھا رکھی ہے۔ اقبال سمجھاتے ہیں کہ وطن اساسِ ملت نہیں ہے، اسلام کو اس سے دور کا لگاؤ بھی نہیں۔ قرآن خدا کی کتاب ہے وہ اس کے برعکس تعلیم دیتی ہے وطن پرستی جس نے سکھلائی وہ کتاب الملوک ہے اس کا مشہور مصنف میکیاولی فلارنس میں پیدا ہوا اس کی یہ تصنیف بادشاہوں کے لئے محض اسی نظرئے کی بنا پر شیطانی کتاب ثابت ہوئی اس سے جو ان گنت خرابیاں پھیلیں اُن میں سے چند یہ ہیں

آں چناں قطعِ اخوت کردہ اند　　بر وطن تعمیرِ ملت کردہ اند

تا وطن را شمعِ محفل ساختند　　نوعِ انساں را قبائل ساختند

جنتے جستند در بئس القرار (۱)　　تا احلّوا قومھم دار البوار

(۱) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ یَصْلَوْنَهَا وَ بِئْسَ الْقَرَارُ۔

Marfat.com

این شجر جنت ز عالم برده است — تلخی پیکار بار آورده است

مردمی اندر جهان افسانه شد — آدمی از آدمی بیگانه شد

روح از تن رفت و هفت اندام ماند — آدمیت گم شد و اقوام ماند

تا سیاست مسند مذهب گرفت — این شجر در گلشن مغرب گرفت

قصهٔ دین مسیحائی فسرد — شعلهٔ شمع کلیسائی فسرد

اسقف از بیطاقتی درماندهٔ — مهره ها از کف برون افشاندهٔ

قوم عیسیٰ بر کلیسا پا زده — نقد آئین چلیپا وا زده

دهریت چون جامهٔ مذهب درید — مرسلی از حضرت شیطان رسید

آن فلارنساوی باطل پرست — سرمهٔ او دیدهٔ مردم شکست

نسخهٔ بهر شهنشاهان نوشت — در گل ما دانهٔ پیکار کشت

فطرت او سوی ظلمت برده رخت — حق ز تیغ خامهٔ او لخت لخت

Marfat.com

بتگری مانندِ آذر پیشہ اش | بست نقشِ تازۂ اندیشہ اش
مملکت را دینِ او معبود ساخت | فکرِ او مذموم را محمود ساخت
بوسہ تا بر پائے ایں معبود زد | نقدِ حق را بر عیارِ سود زد
باطل از تعلیمِ او بالیدہ است | حیلہ اندازی فنے گردیدہ است
طرحِ تدبیرِ زبوں فرجام ریخت | ایں خسک در جادۂ ایام ریخت
شب بچشمِ اہلِ عالم چیدہ است | مصلحت تزویر را نامیدہ است

ملتِ محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دوام وعدۂ الٰہی ہے
اس لئے یہ زمانی تیود کے ساتھ محدود نہیں۔

مرگِ فرد از خشکیِ رودِ حیات | مرگِ قوم از ترکِ مقصودِ حیات
گرچہ ملت ہم بمیرد مثلِ فرد | از اجل فرماں پذیرد مثلِ فرد
امتِ مسلم ز آیاتِ خدا است | اصلش از ہنگامۂ قالوا بلیٰ ست

Marfat.com

از اجل[1] این قوم بے پرواستے — استوار از نحن نزلنا[2] ستے

ذکر قائم از قیام ذاکر است — از دوام او دوام ذاکر است

تا خدا ان یطفئوا[3] فرمودہ است — از فسردن این چراغ آسودہ است

اُمتے در حق پرستی کاملے — اُمتے محبوب ہر صاحب دلے

حق بروں آورد این تیغ اصیل — از نیام آرزو ہائے خلیل

تا صداقت زندہ گردد از دمش — غیر حق سوزد ز برق پیہمش

ما کہ توحید خدا را حجتیم — حافظ رمز کتاب و حکمتیم

اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آئین زندگی قرآن ہے
اس لئے کہ نظام ملت بغیر کسی آئین کے صورت پذیر نہیں ہو سکتا

لہ ولکل امۃ اجل (۲) نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

(۳) یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون

Marfat.com

پھر جس قوم کا آئینِ زندگی قرآن جیسی اعلیٰ اور باقی کتاب ہو اُس کی برتری اور اُس کے دوام کا ثبوت بھی مہیّا سمجھنا چاہیئے۔ شرطیہ ہے کہ اس کا غلط استعمال نہ کیا جائے۔

تو ہمی دانی کہ آئینِ تو چیست؟ زیرِ گردوں سرِّ تمکینِ تو چیست؟
آں کتابِ زندہ قرآنِ حکیم حکمتِ او لایزال است و قدیم
نسخۂ اسرارِ تکوینِ حیات بے ثبات از قوتش گیرد ثبات
حرف او را ریب[1] نے تبدیل[2] نے آیہ اش شرمندۂ تاویل نے
پختہ تر سودائے خام از زورِ او درفتد با سنگ جام از زورِ او
می برد پابند و آزاد آورد صید بنداں را بفریاد آورد
نوعِ انسانی را پیامِ آخریں (۳) حاملِ او رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ

[1] ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ (۲) وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا
(۳) وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔

Marfat.com

اوج می‌گیرد از و نا ارجمند　　بنده را از سجده سازد ارجمند

رهزنان از حفظ او رهبر شدند　　از کتابے صاحب دفتر شدند

دشت پیمایان ز تاب یک چراغ　　صد تجلّی از علوم اندر دماغ

آنکه دوشش کوه بارش برنتافت　　سطوت او زهرهٔ گردون شگافت

بنگر آن سرمایهٔ آمال ما　　گنجد اندر سینهٔ اطفال ما

آن جگر تاب بیابان کم آب　　چشم او احمر ز سوز آفتاب

خوشتر از آهو رم جمّازه اش　　گرم چون آتش دم جمّازه اش

رخت خواب افگنده در زیر نخیل　　صبحدم بیدار از بانگ رحیل

دشت سیر از بام و در نا آشنا　　هرزه گرد از حضر نا آشنا

تا دلش از گرمی قرآن تپید　　موج بیتابش چو گوهر آرمید

خواند ز آیات مبین او سبق　　بنده آمد خواجه رفت از پیش حق

Marfat.com

از جہانبانی نوازد سازِ او | مسندِ جم گشت پا اندازِ او
شہر ہا از گردِ پایش ریختند | صد چمن از یک گلش انگیختند
اے گرفتارِ رسومِ ایمانِ تو | شیوہ ہائے کافری زندانِ تو
قطع کردی امرِ خود را در زبر[1] | جادہ پیمائی اِلیٰ شَیْءٍ نُکُر[2]
گر تو میخواہی مسلماں زیستن | نیست ممکن جز بقرآں زیستن
صوفیِ پشمینہ پوشِ حال مست | از شرابِ نغمۂ قوال مست
آتش از شعرِ عراقی در دلش | در نمی سازد بقرآں محفلش
از کلاہ و بوریا تاج و سریر | فقرِ او از خانقاہاں باج گیر
واعظِ دستاں زن افسانہ بند | معنی او پست و حرفِ او بلند
از خطیب[3] و دیلمی گفتارِ او | با ضعیف و شاذ و مرسل[4] کارِ او

---

[1] فتقطعوا امرھم بینھم زبرا [2] یوم یدع الداع الی شیء نکر
[3] مشاہیر [4] اقسامِ احادیث

از تلاوت بر تو حق دارد کتاب　　تو ازو کامے کہ میخواہی بیاب

دورِ انحطاط میں اجتہاد سے بہتر تقلید ہے۔ ہر شخص دین کا راز دار نہیں بن سکتا۔ اختلافات سے باز آنا چاہیئے اور حقیقی معنوں میں صرف اسلامی آئین یعنی قرآنِ حکیم کو پھر اختیار کرنا چاہیئے

ذوقِ جعفرؒ کاوشِ رازیؒ نماند　　آبروئے ملّتِ تازی نماند
تنگ بر ما رہگذارِ دیں شد است　　ہر لئیمے رازدارِ دیں شد است
اے کہ از اسرارِ دیں بیگانۂ　　با یک آئیں ساز اگر فرزانۂ
من شنیدستم زنبّاضِ حیات　　اختلافِ تُست مقراضِ حیات
از یک آئینی مسلماں زندہ است　　پیکرِ ملّت ز قرآں زندہ است
ما ہمہ خاک و دلِ آگاہ اوست　　اعتصامش کن کہ حبل اللہ اوست
چوں گہر در رشتۂ او سُفتہ شو　　ورنہ مانندِ غبار آشفتہ شو

Marfat.com

قرآن ہی سب کچھ ہے، قرآن ہی سے سب کچھ ہوا اور پھر قرآن ہی سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ قرآن کیا ہے خود قرآن سے پوچھو اور یاد رکھو کہ سیرتِ ملّیہ کی پختگی آئینِ الٰہیّہ یعنی قرآن سے وابستہ ہے

در شریعت معنیِ دیگر مجو　　غیرِ ضو در باطنِ گوھر مجو
ایں گہر را خود خدا گوہر گر است　　ظاہرش گوہر بطونش گوہر است

ملّت از آئینِ حق گیرد نظام　　از نظامِ محکمے خیزد دوام
قدرت اندر علمِ او پیداستے　　ہم عصا و ہم یدِ بیضاستے
اے کہ باشی حکمتِ دیں را امیں　　با تو گویم نکتۂ شرعِ مبیں

سرِّ آئینِ فرمانِ حق دانی کہ چیست　　زیستن اندر خطرہا زندگیست

Marfat.com

شارعِ آئین شناس خوب و زشت   بہرِ تو ایں نسخۂ قدرت نوشت

خستہ باشی استوارت می کند   پختہ مثلِ کوہسارت می کند

ہست دینِ مصطفےٰ دینِ حیات   شرعِ او تفسیرِ آئینِ حیات

گر زمینی آسماں سازد ترا   آنچہ حق می خواہد آں سازد ترا

صیقلش آئینہ سازد سنگ را

از دل آہن رباید زنگ را

امت محمدیہ صلعم کا نصب العین حفظ و نشر توحید ہے۔ ظاہر ہے کہ پھر جو چیز نصب العین ہے وہ اسی درجہ لازمی اور ضروری بھی ہے۔ یہ نصب العین جس حد تک مستحکم ہوگا۔ امت کی بقا میں استحکام پایا جائے گا اور پھر یہی نصب العین ہے جس کے مستحکم

Marfat.com

ہونے سے جمعیتِ حقیقی کا حصول بھی ممکن ہے اقبال اس ضمن میں دیکھئے کس سوز کے ساتھ دلربایانہ انداز میں قرآن کی تعلیم عام اور لازمی کرنے پر اُبھارتے اور زور دیتے ہیں

صد نوا داری چو خوں در تن رواں — خیز و مضرابے بہ تارِ او رساں
زانکہ در تکبیر رازِ بودِ تست — حفظ و نشرِ لاالٰہ مقصودِ تست
تا نہ خیزد بانگِ حق از عالمے — گر مسلمانی نیاسائی دمے
می ندانی آیۂ اُمّ الکتاب (۱) — اُمّتِ عادل ترا آمد خطاب
آب و تابِ چہرۂ ایامِ تو — در جہاں شاہد علی الاقوامِ تو
نکتہ سنجاں را صلائے عام دہ — از علومِ اُمّیے پیغام دہ
اُمّیِ، پاک از ہوٰی[۲] گفتارِ او — شرحِ رمزِ ما غوٰی[۳] گفتارِ او

۱؎ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ
۲؎ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۳؎ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى

Marfat.com

در جہاں وابستۂ دینش حیات　　نیست ممکن جز بہ آئینش حیات

اے کہ می داری کتابش در بغل　　تیز تر نہ پا بہ میدانِ عمل

فکرِ انساں بُت پرستے بُت گرے　　ہر زماں در جستجوئے پیکرے

باز طرحِ آذری انداخت است　　تازہ تر پروردگارے ساخت است

کاید از خوں ریختن اندر طرب　　نام او رنگ است و ہم ملک و نسب

آدمیت کشتہ شد چوں گوسفند　　پیشِ پائے ایں بُتِ ناارجمند

اے کہ خوردستی ز مینائے خلیلؑ　　گرمیِ خونت ز صہبائے خلیلؑ

بر سرِ ایں باطلِ حق پیرہن　　تیغِ لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا ھُوْ بزن

جلوہ در تاریکیِ ایام کن　　آنچہ بر تو کامل آمد عام کن

لرزم از شرمِ تو چوں روزِ شمار　　پُرسدت آں آبروئے روزگار

حرفِ حق از حضرتِ ما بردۂ　　پس چرا با دیگراں نسپردۂ

Marfat.com

علمِ اسما اعتبارِ آدم است　　حکمتِ اشیا حصارِ آدم است

اسلام میں عورت کا درجہ کیا ہے۔ قرآن نے مؤمنات و صالحات کا مرتبہ کتنا بلند کیا ہے۔ اور کس پہلو کے ساتھ اس آبگینہ کو ٹھیس لگنے سے بچایا ہے وہ سطحی نگاہ والوں کو نظر نہیں آسکتا چونکہ نوع کی بقا امومت سے ہے اس لئے قرآن نے اصلِ اسلام حفظ و احترامِ امومت کو قرار دیا۔

پوششِ عریانیِ مرداں زن است　　حُسنِ دلجو عشق را پیراہن است

مسلمے کو را پرستارے شمرد　　بہرۂ از حکمتِ قرآں نبرد

گفت آں مقصودِ حرفِ کُن فکاں　　زیرِ پائے اُمّہات آمد جناں

Marfat.com

قوم را سرمایہ اے صاحب نظر نیست از نقد و قماش و سیم و زر

مالِ او فرزندہائے تندرست تر دماغ و سخت کوش و چاق و چست

حافظِ رمزِ اخوّت مادراں قوّتِ قرآن و ملّت مادراں

عورت کا تعمیرِ ملّت میں بڑا حصہ ہے اس لئے قرآن نے بھی خاص اعتنا برتی ہے۔ اہلِ بیت کی تطہیر ایک مبارک اشارہ ہے اور بے شبہ جگر گوشۂ رسُول سیّدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء اُمّہاتِ اسلامیہ کے لئے اُسوۂ کاملہ ہیں۔ اگر اس کو پیشِ نظر رکھا جائے تو مستقبل کبھی تاریک نہ ہو کیونکہ آنے والی نسل حسینؓ کربلا کی اِتّباع میں ہر یزیدِ وقت کے لئے پیامِ مرگ ثابت ہو۔

مریم از یک نسبتِ عیسیٰ عزیز از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز

نورِ چشمِ رحمۃ للعالمیں آن امامِ اوّلین و آخریں

Marfat.com

آں کہ جاں در پیکرِ گیتی دمید | روزگارِ تازہ آئیں آفرید
بانوئے آں تاجدارِ ھَلْ اَتٰی | مرتضیٰؓ، مشکل کشاؓ، شیرِ خداؓ
بادشاہ و کلبۂ ایوانِ او | یک حسام و یک زرہ سامانِ او
مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق | مادرِ آں کارواں سالارِ عشق
آں یکے شمعِ شبستانِ حرم | حافظِ جمعیتِ خیرالاُمم
تانشیند آتشِ پیکار و کیں | پُشت پا زد بر سرِ تاج و نگیں
واں دگر مولائے ابرارِ جہاں | قوّتِ بازوئے احرارِ جہاں
در نوائے زندگی سوز از حسینؓ | اہلِ حق حریّت آموز از حسینؓ
سیرتِ فرزندہا از اُمّہات | جوہرِ صدق و صفا از اُمّہات
مزرعِ تسلیم را حاصل بتولؓ | مادراں را اُسوۂ کامل بتولؓ
بہرِ محتاجے دلش آں گونہ سوخت | با یہودی چادرِ خود را فروخت

Marfat.com

نوری و ہم آتشی فرمانبرش　　گم رضایش در رضائے شوہرش

آں ادب پروردۂ صبر و رضا　　آسیا گردان و لب قرآں سرا

اقبال کے کلام میں اگر کسی پوری سورۃ کی تفسیر ہے تو وہ سورۂ اخلاص ہے لہٰذا اس کو معیار قرار دے کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اگر وہ پورے قرآن مجید کی تفسیر نظم میں پیش کرتے تو کیسی ہوتی۔

سورۂ اخلاص کی یہ تفسیر اس مثنوی کے مطالب کا خلاصہ بھی ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○

من شبے صدیقؓ را دیدم بخواب　　گُل ز خاکِ راہِ او چیدم بخواب

آں اَمَنُّ النّاس بر مولائے ما　　آں کلیمِ اوّلِ سینائے ما

ہمتِ او کشتِ ملّت را چو ابر　　ثانیِ اسلام و غار و بدر و قبر

گفتمش اے خاصۂ خاصانِ عشق　　عشقِ تو سرِّ مطلعِ دیوانِ عشق

Marfat.com

پختہ از دستت اساسِ کارِ ما — چارۂ فرما، پئے آزارِ ما

گفت تا کے در ہوس گردی اسیر — آب و تاب از سورۂ اخلاص گیر

آنکہ در صد سینہ پیچد یک نفس — سرّے از اسرارِ توحید است و بس

رنگِ او بر کن مثالِ او شوی — در جہاں عکسِ جمالِ او شوی

آنکہ نامِ تو مسلماں کردہ است — از دُوئی سُوئے یکے آوردہ است

خویشتن را ترک و افغاں خواندۂ — وائے بر تو آنچہ بودی ماندۂ

وا رہاں نامیدہ را از نامہا — ساز با خُم در گذر از جامہا

اے کہ تو رسوائے نام افتادۂ — از درختِ خویش خام افتادۂ

با یکے ساز از دوئی بردار رخت — وحدتِ خود را مگرداں لخت لخت

اے پرستارِ یکی گر تو توئی — تا کجا باشی سبق خوانِ دُوئی

تو درِ خود را بخود پوشیدۂ — در دل آور آنچہ بر لب چیدۂ

Marfat.com

صد ملل از ملتے انگیختی　　بر حصارِ خود شبیخوں ریختی

یک شود توحید را مشہود کن　　غائبش را از عمل موجود کن

لذتِ ایماں فزاید در عمل　　مردہ آں ایماں کہ ناید در عمل

اَللّٰہُ الصَّمَدُ○

گر بہ اَللّٰہُ الصَّمَد دل بستۂ　　از حدِ اسبابِ بیروں جستۂ

بندۂ حق بندۂ اسباب نیست　　زندگانی گردشِ دولاب نیست

مسلم استی بے نیاز از غیر شو　　اہلِ عالم را سراپا خیر شو

پیشِ منعم شکوۂ گردوں مکن　　دستِ خویش از آستیں بیروں مکن

چوں علیؓ در ساز بانانِ شعیر　　گردنِ مرحب شکن خیبر بگیر

منت از اہلِ کرم بُردن چرا　　نشترِ لاؤ نعم خوردن چرا

رزقِ خود را از کفِ دوناں مگیر　　یوسف استی خویش را ارزاں مگیر

Marfat.com

گرچہ باشی مور و ہم بے بال و پر — حاجتے پیشِ سلیمانے مبر

راہ دشوار است ساماں کم بگیر — در جہاں آزاد زی آزاد میر

سبحۂ اَقْلِلْ مِنَ الدُّنْیَا شمار — از تَعِش حُرًّا شوی سرمایہ دار

تا توانی کیمیا شو گِل مشو — در جہاں مُنعم شو و سائل مشو

اے شناسائے مقامِ بوعلیؒ — جرعۂ آرم ز جامِ بوعلیؒ

پُشت پا زن تختِ کیکاؤس را — سر بدہ از کف مدہ ناموس را

خود بخود گردد درِ میخانہ باز

بر تہی پیمانگانِ بے نیاز

قائدِ اسلامیاں ہاروں رشید — آنکہ نقفور آبِ تیغِ او چشید

گفت مالک را کہ اے مولائے قوم — روشن از خاکِ درت سیمائے قوم

اے نوا پردازِ گلزارِ حدیث — از تو خواہم درسِ اسرارِ حدیث

Marfat.com

لعل تاکے پردہ بند اندر یمن | خیزد در دار الخلافت خیمہ زن
اے خوشا تابانیِ روزِ عراق | اے خوشا حُسنِ نظر سوزِ عراق
می چکد آبِ خضر از تاکِ او | مرہمِ زخمِ مسیحا خاکِ او
گفت مالکؓ مصطفےٰؐ را چاکرم | نیست جز سودائے او اندر سرم
من کہ باشم بستۂ فتراکِ او | برنخیزم از حریمِ پاکِ او
زندہ از تقبیلِ خاکِ یثربم | خوشتر از روزِ عراق آمد شبم
عشق می گوید کہ فرمانم پذیر | پادشاہاں را بخدمت ہم مگیر
تو ہمی خواہی مرا آقا شوی | بندۂ آزاد را مولا شوی
بہرِ تعلیمِ تو آیم بر درت | خادمِ ملّت نہ گردد چاکرت
بہرہ خواہی اگر از علمِ دیں | درمیانِ حلقۂ درسم نشیں
بے نیازی نازہا دارد بسے | نازِ او اندازہا دارد بسے

Marfat.com

بے نیازی رنگِ حق پوشیدن است　　رنگِ غیر از پیرہن شوئیدن است

علمِ غیر آموختی اندوختی　　روئے خویش از غازہ اش افروختی

ارجمندی از شعارش می بری　　من ندانم تو توئی یا دیگری

از نسیمش خاکِ تو خاموش گشت　　وز گل و ریحاں تہی آغوش گشت

کشتِ خود از دستِ خود ویراں مکن　　از سحابش گدیۂ باراں مکن

عقلِ تو زنجیریِ افکارِ غیر　　در گلوئے تو نفس از تارِ غیر

بر زبانت گفتگوہا مستعار　　در دلِ تو آرزوہا مستعار

قمریانت را نواہا خواستہ　　سروہایت را قباہا خواستہ

بادہ می گیری بجام از دیگراں　　جام ہم گیری بوام از دیگراں

آن نگاہش سرِ مَا زَاغَ الْبَصَر　　سوئے قومِ خویش باز آید اگر

می شناسد شمعِ او پروانہ را　　نیک داند خویش و ہم بیگانہ را

Marfat.com

لستَ منّی گویدت مولائے ما

وائے ما اے وائے ما اے وائے ما

زندگانی مثلِ انجم تا کجا　　ہستیِ خود در سحر گم تا کجا

ریوے از صبحِ دروغے خوردۂ　　رخت از پہنائے گردوں بردۂ

آفتاب استی یکے در خود نگر　　از نجومِ دیگراں تابے مخر

بر دلِ خود نقشِ غیر انداختی　　خاک بُردی کیمیا در باختی

تا کجا رخشی ز تابِ دیگراں　　سر سبک ساز از شرابِ دیگراں

تا کجا طوفِ چراغِ محفلے　　ز آتشِ خود سوز اگر داری دلے

چوں نظر در پردہ ہائے خویش باش　　می پرد آبجائے خویش باش

در جہاں مثلِ حباب اے ہوشمند　　راہِ خلوت خانہ بر اغیار بند

فرد فرد آمد کہ خود را وا شناخت　　قوم قوم آمد کہ جز با خود نساخت

Marfat.com

از پیامِ مصطفےٰ آگاہ شو
فارغ از اربابِ دون اللہ شو

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝

قومِ تو از رنگ و خوں بالاتر است
قیمتِ یک اسودش صد احمر است

قطرۂ آبِ وضوے قنبرے
در بہا بہتر ز خونِ قیصرے

فارغ از ابّ و اُم و اعمام باش
ہمچو سلماں زادۂ اسلام باش

نکتۂ اے ہمدمِ فرزانہ بیں
شہد را در خانہ ہائے لانہ بیں

قطرۂ از لالۂ حمراستی
قطرۂ از نرگسِ شہلاستی

ایں نمی گوید کہ من از عبہرم
آں نمی گوید کہ من از نیلوفرم

ملتِ ما شانِ ابراہیمی است
شہدِ ما ایمانِ ابراہیمی است

گر نسب را جزوِ ملت کردۂ
رخنہ در کارِ اخوت کردۂ

Marfat.com

در زمینِ ما نگیرد ریشہ ات

ہست تا مسلم ہنوز اندیشہ ات

ابنِ مسعودؓ آں چراغ افروزِ عشق | جسم و جانِ او سراپا سوزِ عشق
سوخت از مرگِ برادر سینہ اش | آب گردید از گداز آئینہ اش
گریہ ہائے خویش را پایاں ندید | در غمش چوں مادراں شیون کشید
"اے دریغا آں سبق خوانِ نیاز | یارِ من اندر دبستانِ نیاز"
"آہ آں سروِ سہی بالائے من | در رہِ عشقِ نبیؐ ہمپائے من"

"حیف او محروم دربارِ نبیؐ

چشمِ من روشن ز دیدارِ نبیؐ"

نیست از روم و عرب پیوندِ ما | نیست پابندِ نسب پیوندِ ما
دل بہ محبوبِ حجازی بستہ ایم | زیں جہت با یک دگر پیوستہ ایم

Marfat.com

رشتهٔ ما یک تولایش بس است | چشمِ ما را کیفِ صهبایش بس است
مستیِ او تا بخونِ ما دوید | کهنه را آتش زد و نو آفرید
عشقِ او سرمایهٔ جمعیت است | همچوں خوں اندر عروقِ ملت است
عشق در جان و نسب در پیکر است | رشتهٔ عشق از نسب محکم تر است
عشق ورزی از نسب باید گذشت | هم ز ایران و عرب باید گذشت
امتِ او مثلِ او نورِ حق است | هستیِ ما از وجودش مشتق است
نورِ حق را کس نجوید زاد و بود | خلعتِ حق را چه حاجت تار و پود

هر که پا در بندِ اقلیم و جد است
بے خبر از لَمْ یَلِدْ لَمْ یُوْلَدْ است

وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ

مسلمِ چشم از جہاں بربستہ چیست؟ | فطرتِ ایں دلِ بحق پیوستہ چیست؟

Marfat.com

لالۂ کو بر سرِ کوہے دمید — گوشۂ دامانِ گلچینے ندید
آتشِ او شعلہ گیرد بہ بر — از نفس ہائے نخستینِ سحر
آسمان ز آغوشِ خود نگذاردش — کوکبِ واماندہ پنداردش

بوسدش اوّل شعاعِ آفتاب
شبنم از چشمش بشوید گردِ خواب

رشتۂ با لَم یَکُن باید قوی — تا تو در اقوامِ بے ہمتا شوی
آنکہ ذاتش واحد است و لاشریک — بندہ اش ہم در نسازد با شریک
مومنِ بالائے ہر بالا ترے — غیرتِ او بر نتابد ہمسرے
خرقۂ لَا تَحْزَنُوْا اندر برش — اَنْتُمُ الْاَعْلَوْن تاجے بر سرش
می کشد بارِ دو عالم دوشِ او — بحر و بر پروردۂ آغوشِ او
بر غوِ تندر مدام افگندہ گوش — برق اگر ریزد دہی گیرد بدوش

Marfat.com

پیشِ باطل تیغ و پیشِ حق سپر　　امر و نہیِ او عیارِ خیر و شر

در گرہ صد شعلہ دارد اخگرش　　زندگی گیرد کمال از جوہرش

در فضائے این جہانِ ہاے و ہو　　نغمہ پیدا نیست جز تکبیرِ او

عفو و عدل و بذل و احسانش عظیم　　ہم بقہر اندر مزاجِ او کریم

سازِ او در بزم ہا خاطر نواز　　سوزِ او در رزم ہا آہن گداز

در گلستاں با عنادل ہم صفیر　　در بیاباں جُرّہ بازِ صید گیر

زیرِ گردوں می نیاساید دلش　　بر فلک گیرد قرار آب و گلش

طائرش منقار بر اختر زند　　آنسوے این کہنہ چنبر پر زند

تو بہ پروازے پرے نکشودۂ　　کرمکے استی زیرِ خاک آسودۂ

خوار از مہجوریِ قرآں شدی　　شکوہ سنجِ گردشِ دوراں شدی

اے چو شبنم بر زمیں افتندۂ　　در بغل داری کتابِ زندۂ

Marfat.com

تا کجا در خاک می گیری وطن
رخت بردار و سرِ گردوں فگن

اِس مثنوی کے خاتمہ پر مصنّف نے رحمۃ للعالمین صلعم کے دربار میں عرضِ حال کیا ہے۔ اور اپنے پُر درد نالوں میں ظاہر کیا ہے کہ اُس نے جو کچھ کہا ہے قرآن سے کہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اُس کو قوم "قرآن کا پیامی" سمجھے نہ کہ "شاعر"۔ کاش اقبال کرنے والے اس کی لاج رکھیں۔

مردہ بود از آبِ حیواں گفتمش — سرّے از اسرارِ قرآں گفتمش
گر دلم آئینۂ بے جوہر است — ور بحرفم غیرِ قرآں مضمر است
اے فروغت صبحِ اعصار و دہور — چشمِ تو بینندۂ ما فی الصّدور
پردۂ ناموسِ فکرم چاک کن — ایں خیاباں را ز خارم پاک کن
تنگ کن رختِ حیات اندر برم — اہلِ ملت را نگہدار از شرم

Marfat.com

سبزِ کشتِ ما بسامانم مکن		بہرہ گیر از ابرِ نیسانم مکن
خشک گرداں بادہ در انگورِ من		زہر ریز اندر مئے کافورِ من
روزِ محشر خوار و رُسوا کُن مرا		بے نصیب از بوسۂ پاکُن مرا
گر دُرِ اسرارِ قرآں سُفتہ ام		با مسلماناں اگر حق گفتہ ام
اے کہ از احسانِ تو ناکس کس است
یک دعایت مزدِ گفتارم بس است

Marfat.com

پیامِ مشرق

Marfat.com

برکاتِ قرآنی سے محرومی کا ایک سبب قرآن کو مشکل سمجھ لینا بھی ہے حالانکہ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ سے ثابت ہے کہ قرآن فطرۃِ انسانی کا دوسرا نام ہے۔ اقبال نے یہ کہکر آیاتِ قرآنی کو کس قدر آسان اور قریب الفہم بنا دیا ہے کہ ضمیرِ انسانی خود اس کی دلیل ہے

زرازیؒ معنیِ قرآں چہ پُرسی ضمیرِ ما بآیاتش دلیل است
خرد آتش فروزد، دل بسوزد ہمیں تفسیرِ نمرود و خلیلؑ است

اسی کے ہم معنٰے ایک لطیف اشارے میں فرماتے ہیں

تو خورشیدی و من سیپارۂ تو سراپا نورم از نظارۂ تو
ز آغوشِ تو دورم ناتمامم تو قرآنی و من سیپارۂ تو

اقبال حکومتِ الٰہیہ کے خواستگار ہیں۔ اللہ کی زمین اُن کی آنکھوں میں اللہ ہی کی زمین ہے۔ اُن کا وظیفۂ حیات اَلْمُلْکُ لِلّٰہِ

Marfat.com

کے سوا اور کچھ نہیں۔ دیکھئے طارقؒ کے واقعہ سے کیا بات پیدا کی ہے اور مسلمانوں کے قلوب میں کونسا جذبہ بھر دینا چاہتے ہیں

طارق چو برکنارۂ اندلس سفینہ سوخت
گفتند کارِ تو۔ بہ نگاہِ خرد خطاست؟

دوریم از سوادِ وطن باز چوں رسیم؟
ترکِ سبب ز روئے شریعت کجا روا؟

خندید و دستِ خویش بہ شمشیر بُرد و گفت
ہر ملک ملکِ ماست کہ ملکِ خدائے ماست

زمانہ حال کی نام نہاد تہذیب کا نقشہ کھینچا ہے

انساں کہ رُخ ز غازۂ تہذیب برفروخت
خاکِ سیاہ خویش چو آئینہ وانمود

پوشیدہ پنجہ را تہِ دستانہ حریر
افسونیِ قلم شد و تیغ از کمر کشود

ایں بوالہوس صنم کدۂ صلح عام ساخت
رقصید گرد او بنوا ہائے چنگ و عود

دیدم چو جنگ پردۂ ناموسِ او درید
"جز یسفک الدماء و خصم مبین" نبود

پیش کش میں غازی امان اللہ خاں سے کہتے ہیں

Marfat.com

دیدہ اے خسروِ کیواں جناب
آفتابِ ما تَوَارَتْ بِالحِجَاب

زندگی قانونِ قدرت سے منفک نہیں ہو سکتی۔ جہد للبقا ضروری چیز ہے۔ علم و دولت نظر انداز کرنے کی چیزیں نہیں ہیں

زندگی جہد است و استحقاق نیست
جز بعلمِ انفس و آفاق نیست

گفت حکمت را خدا خیرِ کثیر
ہر کجا ایں خیر را بینی بگیر

سیّدِ کُل، صاحبِ اُمُّ الکتاب
پردگیہا بر ضمیرش بے حجاب

گرچہ عینِ ذات را بے پردہ دید
رَبِّ زِدْنِی از زبانِ او چکید

علمِ اشیا عَلَّمَ الاسما ستی
ہم عصا و ہم یدِ بیضا ستی

علمِ اشیا داد مغرب را فروغ
حکمتِ او ماست می بندد ز دوغ

جانِ ما را لذّتِ احساس نیست
خاکِ رہ جز ریزۂ الماس نیست

علم و دولت نظمِ کارِ ملّت است
علم و دولت اعتبارِ ملّت است

Marfat.com

آں یکے از سینۂ احرار گیر　　واں دگر از سینۂ کہسار گیر

دشنہ زن در پیکر ایں کائنات　　در شکم دارد گہر چوں سومنات

لعلِ ناب اندر بدخشانِ تو ہست　　برقِ سینا در قہستانِ تو ہست

اسی منظوم پیش کش کے آخری بند میں شہنشاہ مراد کی مثال

برمحل پیش کرتے ہیں

سروری در دینِ ما خدمتگری است　　عدلِ فاروقی و فقرِ حیدری است

در ہجومِ کارہائے ملک و دیں　　با دلِ خود یک نفس خلوت گزیں

ہر کہ یک دم در کمینِ خود نشست　　ہیچ نخچیر از کمندِ او نجست

در قبائے خسروی درویش زی　　دیدہ بیدار و خدا اندیش زی

قائدِ ملت شہنشاہ مراد　　تیغِ او را برق و تندر خانہ زاد

ہم فقیرے ہم شہ گردوں فرے　　اردشیرے با روانِ بوذرے[۲۶]

Marfat.com

غرق بودش در زره بالا و دوش | درمیانِ سینہ، دل موئینہ پوش
آں مسلماناں کہ میری کردہ اند | در شہنشاہی فقیری کردہ اند
در امارت فقر را افزودہ اند | مثلِ سلماں در مدائن بودہ اند
حکمرانی بود و ساماںے نداشت | دستِ او جز تیغ و قرآنے نداشت

Marfat.com

زبورِ عجم

Marfat.com

ذیل کے اشعار میں اس حقیقت کو واشگاف کہا ہے کہ وہ قرآن اور وہ تعلیمگاہ کچھ اور ہے جس سے اصل مقصد حاصل ہو سکے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ آج قرآنِ مجید کی مجلّدات بکثرت ہیں اور درس دینے والوں کی بھی کمی نہیں مگر ٹوٹے ہوئے دل نہیں جُڑ رہے ہیں۔ آسودگی تا سر مفقود ہے۔

آسودہ نی گردد آں دل کہ گُسست از دو سمت   با قرأتِ مسجد ہا با دانشِ مکتب ہا

گلشنِ رازِ جدید کے اندر سوال و جواب کے پیرائے میں وحدۃ الوجود کے اہم مسائل بیان کئے گئے ہیں

سوال

وصالِ ممکن و واجب بہم چیست؟

حدیثِ قُرب و بُعد و بیش و کم چیست؟

Marfat.com

جواب

محو مطلق، دریں دیرِ مکافات
کہ مطلق نیست جُز نورُ السّمٰوات

مہ و سالت نمی ارزد بیک جو
بحرفِ "کَم لَبِثْتُمْ" غوطہ زن شو

پانچویں سوال کا جواب

چہ گویم از من و از تو شں و تابش
کند اِنّٰا عَرَضْنَا بے نقابش

نویں سوال کا جواب

جہاں یک مقامِ آفلین است
درِ غربت سرِ عفاں ہمیں است

Marfat.com

ایک مشکل مسئلہ کے متعلق خود ہی سوال کرتے ہیں اور اس حسن کے ساتھ کہ وہی اپنی جگہ پر جواب بھی ہے۔

الست، از خلوتِ نازے کہ برخاست؟

بلیٰ، از پردۂ سازے کہ برخاست؟

بندگی نامہ میں جہاں غلامی و محکومیت کے خلاف جہاد ہے وہاں حقیقی حریت و آزادی کا درس بھی ہے۔ حیات اور حیاتِ مطلق میں فرق ہے۔ حیاتِ مطلق وہی ہے جس کو "زیستن باحق" سے تعبیر کیا گیا ہے اور وہ ظاہر ہے کہ قرآنی علم و عمل سے ہی ممکن ہے۔

آنکہ حیٌّ لا یموت آمد حق است

زیستن باحق حیاتِ مطلق است

Marfat.com

جاوید نامہ

Marfat.com

اقبال کو بارگاہِ خداوندی میں نیاز کے ساتھ ناز کا درجہ بھی حاصل ہے۔ جو مناجات کے اندر بھی نمایاں ہے

آیۂ تسخیر اندر شانِ کیست؟ — ایں سپہرِ نیلگوں حیرانِ کیست؟
رازدانِ عَلَّمَ الْاَسْمَا کہ بود؟ — مستِ آں ساقی و آں صہبا کہ بود؟
برگزیدی از ہمہ عالم کرا؟ — کردی از رازِ دروں محرم کرا؟
اے ترا تیرے کہ ما را سینہ سُفت — حرفِ اُدْعُوْنِی کہ گفت؟ با کہ گفت؟
روئے تو ایمانِ من قرآنِ من — جلوہ داری دریغ از جانِ من؟
از زیانِ صد شعاعِ آفتاب — کم نمی گردد متاعِ آفتاب

گرچہ از خاکم نروید جز کلام — حرفِ مہجوری نمی گردد تمام
زیرِ گردوں خویش را یابم غریب — زانسوئے گردوں بگو اِنّی قریب

Marfat.com

تا مثالِ مہر و ماہ گردد غروب   ایں جہات و ایں مثال و ایں جنوب

از طلسمِ دوش و فردا بگذرم   از مہ و مہر و ثریا بگذرم

رُوحِ رومیؒ کی زبانی مسلمانوں کو اِلّا بِسُلطان کا بھولا ہوا سبق یاد دلاتے ہیں

نکتۂ اِلّا بِسُلطاں یاد گیر   ورنہ چوں مور و ملخ در گل بمیر

نوائے سروش میں اس حقیقت کا اظہار ہے کہ اگر قرآنِ حکیم سے انسانی خیالات کی آمیزش کا غلاف اتر جائے تو لیلیٰ معنیٰ اپنے اصلی روپ میں پردۂ محمل سے جلوہ گر ہو

چوں سرمۂ رازی را از دیدہ فرو شستم   تقدیرِ اُمم دیدم پنہاں بکتاب اندر

پیغمبری کی تفسیر میں رومیؒ کی زبان سے ترجمانی فرماتے ہیں

ہائے و ہوئے اندرونِ کائنات   از لبِ او انجم و تور و نازعات

Marfat.com

ابوجہل اپنے معتقدات کی تباہی کو دیکھ کر کہتا ہے۔

صرصرے دہ با ہوائے بادیہ　　اَنَّھُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَة

قرآن مجید اور اس کی تلاوت، نماز اور اس کا مرتبہ اقبال کی دُنیا میں کسی اور ہی چیز کا نام ہے۔ اہتمام یہ ہے کہ زندہ رود کی حیثیت سے اپنے پیر مولانائے رومؒ کے ہمراہ روحانی سیر میں مشغول ہیں۔ ایک مقام پر علامہ جمال الدین افغانی اور سعید حلیم پاشا سے اس حال میں دوچار ہوتے ہیں کہ اوّل الذکر امام ہیں اور مؤخر الذکر مقتدی۔ دشتِ خموشش ہے اور قرأت میں سورۂ والنجم۔ اب اس کے لطف، اس کے اثرات اور اس کے مرتبہ کے کیا کہنے۔

سیّد السّادات مولٰنا جمالؒ　　زندہ از گفتارِ او سنگ و سفال

تُرک سالار آں حلیمِ درد مند　　فکرِ او مثلِ مقامِ او بلند

Marfat.com

با چنیں مرداں دو رکعت طاعت است
ورنہ آں کاری کہ مزدش جنت است

قرأت آں پیرِ مردے سخت کوش | سورۂ والنجم و آں دشتِ خموش را
قرأتے کز وے خلیل آید بوجد | روحِ پاکِ جبرئیل آید بوجد را
دل ازو در سینہ گردد ناصبور | شورِ اِلّا اللہ خیزد از قبور را
اضطرابِ شعلہ بخشد دود را | سوز و مستی می دہد داؤد را
آشکارا ہر غیاب از قرأتش | بے حجاب اُمّ الکتاب از قرأتش

پرنس سعید حلیم پاشا زندہ رود سے قرآن کے اوصاف
بیان کرتے ہیں اور تعلیم و تبلیغ قرآن پر ابھارتے ہیں۔

چوں مسلماناں اگر داری جگر | در ضمیرِ خویش و در قرآں نگر
صد جہانِ تازہ در آیاتِ اوست | عصرہا پیچیدہ در آناتِ اوست

Marfat.com

یک جہانش عصرِ حاضر را بس است　　گیر اگر در سینۂ دل معنی رس است

بندۂ مؤمن ز آیاتِ خداست　　ہر جہاں اندر برِ او چوں قباست

چوں کہن گردد جہانے در برش　　می دہد قرآں جہانے دیگرش

زندہ رود. دریافت کرتے ہیں کہ وہ قرآن کہاں ہے جس کا یہ عالم ہے۔

زورقِ ما خاکیاں بے ناخداست　　کس نداند عالمِ قرآں کجاست!

جواب علامہ افغانی کی طرف سے ملتا ہے۔

لازوال و واردا تش نو بنو　　برگ و بارِ محکماتش نو بنو

باطنِ او از تغیر بے غمے　　ظاہرِ او انقلابِ ہر دمے

اندرونِ تست آں عالم نگر　　می دہم از محکماتِ او خبر!

ابنِ آدم کے مرتبہ کا بیان ہے۔

Marfat.com

حرفِ اِنّی جَاعِلٌ تقدیرِ او　　از زمیں تا آسماں تفسیرِ او

بندۂ حق وہ ہے جو خدا کا مطیع ہو اب اس کی اطاعت اس کی اطاعت نہ ہوگی بلکہ حق کی اطاعت ہوگی۔ اسی لئے از رُوئے قرآن حکومت کا حق صرف بندۂ حق کو ہے اور اس کے سوا ہر حاکم اور حکومت کافر و کافری سے کم نہیں۔

بندۂ حق بے نیاز از ہر مقام　　نے غلام او را نہ او کس را غلام

رسم و راہ و دین و آئینش ز حق　　زشت و خوب و تلخ و نوشینش ز حق

عقلِ خود بیں غافل از بہبودِ غیر　　سودِ خود بیند نہ بیند سودِ غیر

وحیِ حق بینندۂ سودِ ہمہ　　در نگاہش سود و بہبودِ ہمہ

غیرِ حق چوں ناہی و آمر شود　　زور ور بر ناتواں قاہر شود

Marfat.com

زیرِ گردوں آمری از قاہری است　　آمری از ما سوی اللہ کافری است

اے بہ تقلیدش اسیر آزاد شو　　دامنِ قرآں بگیر آزاد شو

حکمت "خیر کثیر" ہے اور مسلمان کی گم شدہ چیز۔ یہ جہاں سے بھی ملے حاصل کر لینا چاہئے

گفت حکمت را خدا خیرِ کثیر　　ہر کجا ایں خیر را بینی بگیر

شیطان انسان کے رگ رگ میں خون کی طرح جاری و ساری ہے اس ابلیس کے شر سے اس وقت تک گلو خلاصی ممکن نہیں جب تک کہ شمشیرِ قرآن سے اسے مقہور نہ بنایا جائے۔

کشتنِ ابلیس کارِ مشکل است　　زانکہ او گم اندر اعماقِ دل است

خوشتر آں باشد مسلمانش کنی　　کشتۂ شمشیرِ قرآنش کنی

Marfat.com

زندہ رود نے سب کچھ سُنا لیکن ابھی تک یہ سوال باقی ہے

کہ آخر وہ عالمِ قرآن ہمارے دل و جان سے کیوں جلوہ گر نہیں ہوتا۔

محکماتش وا نمودی از کتاب ہست آں عالم ہنوز اندر حجاب

پردہ را از چہرہ نکشاید چرا از ضمیرِ ما بروں ناید چرا

پیشِ ما یک عالمِ فرسودہ است ملت اندر خاکِ او آسودہ است

رفت سوزِ سینۂ تاتار و کرد یا مسلماں مُرد یا قرآں مُرد

سعید حلیم پاشا جو جواب دیتے ہیں قوم کے لئے سرمایۂ عبرت

ہے اور دعوتِ فکر و نظر

دینِ حق از کافری رسوا تر است زانکہ مُلا مومن کافر گر است

شبنمِ ما در نگاہِ ما یم است از نگاہِ او یمِ ما شبنم است

از شگرفیہائے آں قرآں فروش دیدہ ام روح الامیں را در خروش

Marfat.com

زانسوئے گردوں دلش بیگانۂ	نزدِ او اُمّ الکتاب افسانۂ

بے نصیب از حکمتِ دینِ نبیؐ	آسمانش تیرہ از بے کوکبی!

کم نگاہ و کورِ ذوق و ہرزہ گرد	ملّت از قال و اقولش فرد فرد!

مکتب و ملّا و اسرارِ کتاب	کورِ مادر زاد و نورِ آفتاب

دینِ کافر فکر و تدبیرِ جہاد	دینِ ملّا فی سبیلِ اللہ فساد!

مردِ حق کا کام کیا ہے۔ سُنئے

مردِ حق جانِ جہانِ چار سُوئے	آں بخلوت رفتہ را از من بگوئے

اے ز افکارِ تو مومن را حیات	از نفسہائے تو ملّت را ثبات

حفظِ قرآنِ عظیم آئینِ تُست	حرفِ حق را فاش گفتن دینِ تُست

مردِ حق کی شان کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

مردِ حق از کس نگیرد رنگ و بُو	مردِ حق از حق پذیرد رنگ و بُو

Marfat.com

ہر زماں اندر تنش جانے دگر　　ہر زماں او را چو حق شانے دگر

راز ہا با مردِ مومن باز گوئے　　شرحِ رمزِ کُلَّ یَوْمٍ باز گوئے

علامہ افغانی عصرِ نو کو کمند میں لانے کی تدبیر بتاتے ہیں۔

بہر آں مردے کہ صاحب جستجو است　　غربتِ دیں ندرتِ آیاتِ اوست

غربتِ دیں ہر زماں نوعِ دگر　　نکتہ را دریاب اگر داری نظر

دل بآیاتِ مبیں دیگر بہ بند　　تا بگیری عصرِ نو را در کمند!

کس نمی داند ز اسرارِ کتاب　　شرقیاں ہم غربیاں در پیچ و تاب

حقیقی مسلمان اور حقیقی قرآن کچھ اور چیز ہے۔ اور آج اس کا عالم کچھ اور ہی ہو کر رہ گیا ہے

منزل و مقصودِ قرآں دیگر است　　رسم و آئینِ مسلماں دیگر است

در دلِ او آتشِ سوزندہ نیست　　مصطفٰے در سینۂ او زندہ نیست

Marfat.com

بندۂ مومن ز قرآں برنخورد   در ایاغِ او نہ مے دیدم نہ دُرد
خود طلسمِ قیصر و کسریٰ شکست   خود سرِ تختِ ملوکیت نشست

"ملّتے می خواہد ایں دُنیائے پیر   آنکہ باشد ہم بشیر و ہم نذیر"

ملّتِ روسیہ سے خطاب کیا گیا ہے۔

داستانِ کہنہ شُستی باب باب   فکر را روشن کن از اُمّ الکتاب

گر ز مکرِ غربیاں باشی خبیر   رُوبہی بگذار و شیری پیشہ گیر
چیست رُوباہی تلاشِ ساز و برگ   شیرِ مولا جوید آزادی و مرگ
جز بقرآں ضیغمی روباہی است   فقرِ قرآں اصلِ شاہنشاہی است
فقرِ قرآں اختلاطِ ذکر و فکر   فکر را کامل ندیدم جز بذکر

Marfat.com

قرآن کیا ہے۔ یہ کس کے لئے کیا ثابت ہوتا ہے۔ اور عصرِ حاضر کی گتھیاں اس سے کس طرح سلجھ سکتی ہیں

چیست قرآں؟ خواجہ را پیغامِ مرگ — دستگیرِ بندۂ بے ساز و برگ
ہیچ خیر از مردکِ زرکش مجو — لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا
از ربا آخر چہ می زاید؟ فتن — کس نداند لذتِ قرضِ حسن
از ربا جاں تیرہ، دل چوں خشت و سنگ — آدمی درندہ بے دندان و چنگ
رزقِ خود را از زمیں بردن رواست — ایں متاعِ بندہ و ملکِ خداست
بندۂ مومن امیں، حق مالک است — غیرِ حق ہر شے کہ بینی هَالِكٌ است[۱]
رایتِ حق از ملوک آمد نگوں[۲] — قریہ ہا از دخلِ شاں خوار و زبوں
آب و ناں ماست از یک مائدہ — دودۂ آدم کَنَفْسٍ وَّاحِدَہ[۳]

---

۱ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۲ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا
۳ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ

Marfat.com

قرآن کی ذات سے کیا کیا انقلابات رُونما نہیں ہوئے۔ اور وہ اب بھی کیا کچھ نہیں کرسکتا۔ بقولِ علّامۂ مرحوم قرآن کا جاننا تقدیرِ حیات کا جاننا ہے۔ وہ حق بھی ہے اور حق کی طرح اس کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی

نقشِ قرآں تا دریں عالم نشست — نقشہائے کاہن و پاپا شکست
فاش گویم آنچہ در دل مضمر است — ایں کتابے نیست چیزے دیگر است
چوں بجاں در رفت جاں دیگر شود — جاں چو دیگر شد جہاں دیگر شود
مثلِ حق پنہان و ہم پیداست ایں — زندہ و پایندہ و گویاست ایں
اندرو تقدیرہائے شرق و غرب — سرعتِ اندیشہ پیدا کن چو برق
با مسلماں گفت جاں برکف بنہ — ہرچہ از حاجت فزوں[۱] داری بدہ
آفریدی شرع و آئینِ دگر — اندکے با نورِ قرآنش نگر

---

[۱] یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ۔

Marfat.com

از بم و زیر حیات آگہ شوی　　ہم ز تقدیر حیات آگہ شوی

اقبال کا خیال ہے کہ اس وقت قرآن کے ساتھ مسلمانوں کا جو سلوک ہے اس سے اندیشہ ہے کہ انعاماتِ الٰہی کا وعدہ کسی اور کے لئے مقدر نہ ہو جائے۔

محفلِ ما بے مے و بے ساقی است　　سازِ قرآں را نواہا باقی است

از مسلماں دیدہ ام تقلیدِ ظن　　ہر زماں جانم بلرزد در بدن!
ترسم از روزے کہ محرومش کنند　　آتشِ خود بر دلِ دیگر زنند!

تا ترا "ما زاغ البصر" گردد نصیب　　بر مقامِ عبدہٗ گردی رقیب
از مقامِ خود ندیدانم کجاست　　ایں قدر دانم کہ از یاراں جدا ست

Marfat.com

زندہ رود کی روحانی سیر اب اس مقام پر پہونچتی ہے جہاں

خدایانِ اقوامِ قدیم کی مجلس گرم ہے لیکن ان میں سے ہر ایک اپنی

اپنی جگہ ذکرِ جمیل یعنی قرآن کے خیال سے لرزاں و ترساں ہے۔

ہر یکے ترسندہ از ذکرِ جمیل   ہر یکے آزردہ از ضربِ خلیلؑ

فلکِ زہرہ پر بعل، مردوخ، یعوق، نسر، فسر، رم خن، لات،

منات، عسر، غنر مشہور معبودانِ باطل جمع ہیں اور ان میں سے ہر ایک

اپنے اپنے قیام کی دلیل لا رہا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں کوئی خلیلِ بت شکن

نہیں رہا۔

برقیامِ خویش می آرد دلیل   از مزاجِ ایں زمانِ بے خلیلؑ

حالات یہ ہیں جس سے اقبال بے چین اور ملول ہیں۔ لیکن

صاحبِ ذکرِ جمیل پیر رومؒ بھی چونکہ اس سفر میں ساتھ ہیں اس لئے وہ

Marfat.com

ڈھارس بندھا رہے ہیں۔

پیرِ رومؒ آں صاحبِ ذکرِ جمیل　ضربِ او راسطوتِ ضربِ خلیلؑ

گفتش در دلِ من آں ایں تمنا است بسے　گفت ایں بتکدہ را زیر و زبر باید کرد

اب پیرِ رومؒ اپنا عمل شروع کرتے ہیں

پیرِ رومیؒ سورۂ طٰہٰ سرود　زیرِ دریا ماہتاب آمد فرود

کوہ ہائے شستہ و عریان و سرد　اندراں سرگشتہ و حیراں دو مرد

فرعون سنتا ہے اور کہتا ہے

گفت فرعوں ایں سحر ایں جوئے نور　از کجا ایں جنت دایں نور و ظہور؟

مولانا رومیؒ جواب دیتے ہیں

ہر چہ پنہاں است ازو پیدا استی　اصلِ ایں نور از یدِ بیضا استی

Marfat.com

فرعون نوحہ کرتا ہے اور اپنے کئے پر پچتاتا ہے

آہ نقدِ علم و دیں در باختم   دیدم و ایں نور را نشناختم!

باز اگر بینم کلیم اللہ را   خواہم از وے یک دلِ آگاہ را

اِس موقع پر حکیم مریخی سے زندہ رود کچھ پوچھتے ہیں تو جواب ملتا ہے

اے کہ می گوئی متاعِ ما ز ماست   مردِ ناداں ایں ہمہ ملکِ خداست

ارضِ حق را ارضِ خود دانی بگو   چیست شرحِ آیۂ لَا تُفْسِدُوْا؟

ابنِ آدم دل بابلیسی نہاد   من ز ابلیسی ندیدم جز فساد

کس امانت را بکارِ خود نبرد   اے خوش آں کو ملکِ حق باحق سپرد

زندہ رود حلاج سے اُن کا قصور دریافت کرتے ہیں اور وہ

اس کا جواب اس طرح دیتے ہیں

Marfat.com

بود اندر سینۂ من بانگِ صور ملتے دیدم کہ دارد قصدِ گور را

مومناں با خوئے و بوئے کافراں لا الٰہ گویاں و از خود منکراں

امرِ حق[1] گفتند نقشِ باطل است زانکہ او وابستۂ آب و گِل است

من بجود افروختم نارِ حیات مردہ را گفتم ز اسرارِ حیات

زندہ رود نے قرۃ العین طاہرہ سے اُس کے ایک شعر کا مطلب معلوم کرنا چاہا ہے۔ مگر اس کا جواب غالب نے دیا۔ چونکہ حضرتِ غالب تفصیلی تشریح سے بچنا چاہتے ہیں اس لئے زندہ رود فرماتے ہیں

تو سراپا آتش از سوز طلب بر سخن غالب نیابی اے عجب!

غالب

---

[1] قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ

Marfat.com

خلق و تقدیر و ہدایت ابتداست[1] رحمۃ للعالمینی انتہاست

زندہ رود حضرت مصطفیٰ صلعم کے "سرِ جوہر" سے واقف ہونا

چاہتے ہیں۔ حلاج اس کے جواب میں رمزِ "عبدہٗ" کی طرف اشارہ کرتے ہیں

پیشِ او گیتی جبیں فرسودہ است خویش را خود عبدہٗ فرمودہ است

کس ز سرِّ عبدہٗ آگاہ نیست عبدہٗ جز سرِّ الا اللہ نیست

مدعا پیدا نگردد زیں دو بیت تا نہ بینی از مقامِ ما رمیت[2]

بندۂ فرماں پذیری ہے جس سے ابلیس بھی پناہ مانگتا ہے۔

خاکش از ذوقِ ابا بیگانہ از شرارِ کبریا بیگانہ!

---

[1] خلق فقدر فهدیٰ [2] ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ

Marfat.com

صید خود صیاد را گوید بگیر   الاماں از بندۂ فرماں پذیر

آں کہ گوید از حضورِ من برو   آں کہ پیشِ او نیرزم با دو جو

اب زندہ رود اپنے پیر رومیؒ کے ساتھ جنت الفردوس تک پہونچتے ہیں اور اُن کو قصرِ شرف النساء نظر آتا ہے جس کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ یہ کس کا کاشانہ ہے

گفتم ایں کاشانۂ از لعلِ ناب   آنکہ می گیرد خراج از آفتاب

ایں مقام ایں منزل ایں کاخ بلند   حوریاں بر درگہش احرام بند

اے تو دادی سالکاں را جُستجوئے   صاحبِ او کیست با ما باز گوئے

گفت ایں کاشانۂ شرف النساست   مرغِ بامش با ملائک ہم نواست

قلزمِ ما ایں چنیں گوہر نزاد   ہیچ مادر ایں چنیں دختر نزاد

Marfat.com

خاکِ لاهور از مزارش آسمان — کس نداند رازِ او را در جهان

آن سراپا ذوق و شوق و درد و داغ — حاکمِ پنجاب را چشم و چراغ

آن فروغِ دودهٔ عبدالصمد — فقرِ او نقشے که ماند تا ابد

تا ز قرآنِ پاک می سوزد وجود — از تلاوت یک نفس فارغ نبود

در کمر تیغِ دو رُو قرآن بدست — تن بدن هوش و حواس الله مست

خلوت و شمشیر و قرآن و نماز — اے خوش آن عمرے که رفت اندر نیاز

بر لبِ او چون دمِ آخر رسید — سوئے مادر دید و مشتاقانه دید

گفت اگر از رازِ من داری خبر — سُوئے این شمشیر و این قرآن نگر

این دو قوت حافظِ یک دیگر اند — کائناتِ زندگی را محور اند

اندرین عالم که میرد هر نفس — دخترت را این دو محرم بود و بس

وقتِ رخصت با تو دارم این سخن — تیغ و قرآن را جُدا از من مکن

Marfat.com

دل بآں حرفے کہ می گویم بنہ   قبرِ من بے گنبد و قندیل بہ
مومناں را تیغ با قرآں بس است   تربتِ ما را ہمیں ساماں بس است

مسلمانوں کی بے حمیتی سمجھئے یا غفلت شعاری، قرآنِ مبارک کی نظامی و عسکری یا مادی روحانی تعلیم فروگذاشت کر دی گئی پھر انقلابِ زمانہ نے یہ دن دکھائے کہ بیگم پورہ کا صرف نام باقی رہ گیا آج نہ وہ شرف النساء کا مقبرہ ہے اور نہ ناموس اسلام کی محافظ تیغ و قرآن۔ سوچئے کتنے ہیں جن کو وصیت کے حرف بھی یاد ہوں علامہ مرحوم نے اس دردانگیز حادثہ کا اظہار یوں کیا ہے۔

عمرہا در زیرِ ایں زریں قباب   بر مزارش بود شمشیر و کتاب
مرقدش اندر جہانِ بے ثبات   اہلِ حق را داد پیغامِ حیات
تا مسلماں کرد با خود آنچہ کرد   گردشِ دوراں بساطش درنورد

Marfat.com

مردِ حق از غیرِ حق اندیشہ کرد
شیرِ مولا رُوبہی را پیشہ کرد

از دلش تاب و تبِ سیماب رفت
خود بدانی آنچہ بر پنجاب رفت

خالصہ شمشیر و قرآں را ببرد
اندراں کشور مسلمانی بمرد!

زندہ رود شاہ ہمدان سے دوچار ہوتے ہیں اور تخت و تاج کی اصل دریافت کرتے ہیں جس کے جواب میں ٹیکس و مالگزاری کی حقیقت بھی آجاتی ہے۔

اصلِ شاہی چیست اندر شرق و غرب
یا رضائے اُمتاں یا حرب و ضرب

فاش گویم با تو اے والا مقام
باج را جز با دو کس دادن حرام

یا اُولِی الاَمرِ کہ مِنکُم شانِ اوست
آیۂ حق حجت و برہانِ اوست

یا جواں مردے چو صرصر تند خیز
شہر گیر و خویش باز اندر ستیز

روزِ کیں کشور کشا از قاہری
روزِ صلح از شیوہ ہائے دلبری

Marfat.com

می تواں آیران و ہندوستاں خرید　　پادشاہی را ز کس نتواں خرید
جامِ جم را اے جوانِ باہنر　　کس نگیرد از دکانِ شیشہ گر
ور بگیرد مالِ او جز شیشہ نیست　　شیشہ را غیر از شکستن پیشہ نیست

خطاب بہ جاوید (سخنے بہ نژادِ نو) میں اقبال نے اپنے جگر کے ٹکڑے بکھیر دئے ہیں۔ یا پھر یوں کہئے کہ اپنا کلیجہ کاغذ پر نکال کر رکھ دیا ہے۔ بظاہر اپنے نورِ نظر جاوید سے خطاب ہے۔ مگر ساتھ ہی ساتھ اپنی معنوی اولاد یعنی قوم کے بچّوں سے بھی وہ درس آموز باتیں کہہ جاتے ہیں جو اُن کی تعلیمات کی رُوح، اُن کے پیغام کا خلاصہ، اور جو اُن کے علم و تجربہ یا خداداد دانائی و فراست کا نتیجہ ہیں۔ آج ایک مسلمان کیا سے کیا ہو گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں

مومن و پیشِ کساں بستن نطاق　　مومن و غدّاری و فقر و نفاق

Marfat.com

با پشیزے دین و ملّت را فروخت — هم متاع خانه و هم خانه سوخت
لا اِلٰه اندر نمازش بود و نیست — نازها اندر نیازش بود و نیست
نور در صوم و صلوٰت او نماند — جلوهٔ در کائناتِ او نماند!
آنکه بود الله او را ساز و برگ — فتنهٔ او حُبِّ مال و ترسِ مرگ
رفت ازو آں مستی و ذوق و سرور — دینِ او اندر کتاب و او بگور!
صحبتش با عصرِ حاضر در گرفت — حرفِ دیں را از دو پیغمبر[1] گرفت
آں ز ایراں بود و ایں هندی نژاد — آں ز حج بیگانه و ایں از جهاد
تا جهاد و حج نماند از واجبات — رفت جاں از پیکرِ صوم و صلوٰت
روح چوں رفت از صلوٰت و از صیام — فرد ناهموار و ملّت بے نظام
سینه‌ها از گرمیِ قرآں تهی — از چنیں مرداں چه اُمیدِ بهی

[1] باب بہا۔ غلام احمد قادیانی

Marfat.com

از خودی مردِ مسلماں درگذشت — اے خضر دستے کہ آب از سر گذشت

سجدۂ کز وے زمیں لرزیدہ است — بر مرادش مہر و مہ گردیدہ است

سنگ اگر گیرد نشانِ آں سجود — در ہوا آشفتہ گردد ہمچو دود ق

ایں زماں جز سر بزیری ہیچ نیست — اندروں جز ضعفِ پیری ہیچ نیست

آں شکوہِ ربیَ الاعلیٰ کجاست — ایں گناہِ اوست یا تقصیرِ ماست؟

ہر کسے بر جادۂ خود تند رو — ناقۂ ما بے زمام و ہرزہ دو

صاحبِ قرآن و بے ذوق و طلب — العجب ثم العجب ثم العجب!

اس کے بعد لکھتے ہیں کہ اس زمانہ کے مسلمان یا تو مُلاّ کے صید بنے ہوئے ہیں یا پادشاہوں کے نخچیر ہو گئے ہیں۔ اُن کا دین، اُن کی عقل و دانش اور اُن کا تمدن، ادب الغرض سب

مُردانِ فرنگ کے فتراک میں بندھا ہوا ہے۔ یہ تو ہوا عمومیت کا حال۔ یہ ہے اس دَور کے نوجوان وہ بالخصوص جملہ معائب سے پُر ہیں پھر چارۂ کار کے طور پر درسِ نظر دیتے ہیں اور "سِرِ دین" بیان کرتے ہوئے تمثیلاً ایک قصہ بیان کرتے ہیں

سِرِ دیں صدقِ مقال اکلِ حلال　　خلوت و جلوت تماشائے جمال

در رہِ دیں سخت چوں الماس زی　　دل بحق بربند و بے وسواس زی

سِرّے از اسرارِ دیں برگویمت　　داستانے از مظفر[1] گویمت

اندر اخلاصِ عمل فردِ فرید　　پادشاہے با مقامِ بایزید

پیشِ او اسپے چو فرزنداں عزیز　　سخت کش چوں صاحبِ خود درستیز

سبز رنگے از نجیبانِ عرب　　با وفا، بے عیب، پاک اندر نسب

[1] سلطان مظفر بیگڑہ از سلاطینِ گجرات۔

Marfat.com

مردِ مومن را عزیزا اے نکتہ رس　　چیست جز قرآن و شمشیر و فرس؟

من چہ گویم وصفِ آں خیر الجیاد　　کوہ در روے آبہا رفتے چو باد

روزِ ہیجا از نظر آمادہ تر　　تند بادے طائفِ کوہ و کمر!

در تگِ او فتنہ ہاے رستخیز　　سنگ از ضربِ سُمِ او ریز ریز

روزے آں حیواں چو انساں ارجمند　　گشت از دردِ شکم زار و نژند

کرد بیطارے علاجش از شراب　　اسپِ شہ را وارہاند از پیچ و تاب

شاہِ حق بیں دیگر آں کُرّاں نخواست　　شرعِ تقویٰ از طریقِ ما جداست

اے ترا بخشد خدا قلب و جگر　　طاعتِ مردِ مسلمانے نگر!

پھر نصیحت کرتے ہیں اور غافلوں کو خبردار کرتے ہیں

در مسلماناں مجو آں ذوق و شوق　　آں یقیں آں رنگ و بوے آں ذوق و شوق

عالماں از علمِ قرآں بے نیاز　　صوفیاں درندہ گرگ و مُو دراز!

Marfat.com

گرچہ اندر خانقاہاں ہائے و ہوست   کو جوانمردے کہ صہبا در کدوست

ہم مسلمانانِ افرنگی مآب   چشمۂ کوثر بجویند از سراب

بے خبر از سرِّ دیں اند ایں ہمہ   اہلِ کیں اند اہلِ کیں اند ایں ہمہ

خیر و خوبی بر خواص آمد حرام   دیدہ ام صدق و صفا را در عوام

اہلِ دیں را باز داں از اہلِ کیں   ہم نشینِ حق بجو با او نشیں

کرگساں را رسم و آئیں دیگر است
سطوتِ پروازِ شاہیں دیگر است

Marfat.com

مثنوی

پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق

Marfat.com

پیرِ رومؒ سے حضرتِ اقبالؒ کو رُوحانی لگاؤ ہے اور اسی لئے باطنی طور پر جو کچھ استفادہ ان کو حاصل ہوا ہے اس کا انھیں بجا اعتراف ہے۔ ایک شعر ان کی تعریف میں سُنیئے

نورِ قرآں درمیانِ سینہ اش جامِ جم شرمندہ از آئینہ اش

مردِ حق کی شان لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْن ہے کیونکہ نہ تو اسے ماسویٰ اللہ کا خوف ہوتا ہے اور نہ وہ پایانِ کار حُزن نصیب ہوتا ہے۔ مردِ حق کچھ اِس طرح رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے دو حرفوں میں فنا ہو جاتا ہے کہ دونوں جہان اُس کی نگاہوں میں ہیچ ہوتے ہیں وہ اپنے لئے ایک نئی دُنیا پیدا کرتا ہے اور پُرانے نظام کو درہم برہم کر دیتا ہے۔ بہر حال ایک مردِ حق خوف و حُزن کا کیا شکار بنیگا وہ تو دوسروں کو بھی اپنے رنگ میں رنگین ہونے کی دعوت دیتا ہے

Marfat.com

اور انجامِ کار بگزگی میں ڈبو دیتا ہے۔

معنیِ جبرئیل و قرآن است او　　فطرۃ اللہ را نگہبان است او

درسِ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ می دہد　　تا دلے در سینۂ آدم نہد

مردِ حق افسونِ ایں دیرِ کہن　　از دو حرفِ رَبِّیَ الْاَعْلٰی شکن

سنئے ایک مردِ درویش ساز و برگ کہاں سے حاصل کرتا ہے

برگ و سازِ او ز قرآنِ عظیم　　مردِ درویشے نگنجد در گلیم

فقر کیا چیز ہے اور اس کی تعریف کیا ہے۔

فقرِ قرآں احتسابِ ہست و بود　　نے ربابِ مستی و رقص و سرود

دیکھئے اقبال کو اپنی گری ہوئی قوم کا غم خون کے آنسو رلاتا ہے

Marfat.com

اور یہ بھی سُنئیے کہ مردِ حُر کس کو کہتے ہیں اور اس میں کونسی امتیازی شان ہوتی ہے۔

مردِ حُر محکم ز وِردِ لَاتَخَفْ ۔ ما بمیداں سر بجیب اُو سر بکف

چونکہ ساری خرابیاں ایمان کے نہ ہونے کی وجہ سے ہیں اس لئے سب سے پہلے اسی کی دعوت دی جاتی ہے

از شریعت اَحْسَنُ التَّقْوِیْم شو ۔ وارثِ ایمانِ ابراہیم شو

اقبالؒ کی رائے میں جو لوگ حجرہ میں بیٹھے ہوئے اپنے آپ کو قرآن والی قوم سمجھ رہے ہیں یقیناً مغالطہ میں ہیں۔ قرآن والی قوم ہرگز ایسی نہیں ہوا کرتی جو اسقدر کم نظر ہو۔

اے کہ می نازی بہ قرآنِ عظیم ۔ تا کجا در حجرہ می باشی مقیم

عصرِ من پیغمبرے ہم آفرید ۔ آنکہ در قرآں بغیر از خود ندید

Marfat.com

ہر یکے دانائے قرآن و خبر　　در شریعت کم سواد و کم نظر

یہ حقیقت ہے کہ غلامی میں لذتِ ایمان کہاں نصیب۔
خواہ غلاموں کا ایک گلہ قرآن مبارک کو گھول کر ہی کیوں نہ پی جائے
اسی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلامی اور قرآن بالکل متضاد چیزیں
ہیں اور دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔

از غلامی لذتِ ایماں مجو　　گرچہ باشد حافظِ قرآں مجو

چونکہ عرب کو قبولیتِ حق اور اس کی تبلیغ کا سب سے پہلے
شرف حاصل ہوا ہے اس لئے ان کے بھولے ہوئے سبق کو
یاد دلاتے ہیں

رمزِ الا اللہ کرا آموختند؟　　این چراغ اول کجا افروختند؟
علم و حکمت ریزہ از خوانِ کیست؟　　آیۂ فاصبحتم اندر شانِ کیست؟

Marfat.com

آج تو حال یہ ہے کہ

سطوتِ بانگِ صلوٰت اندر نبرد　　قرأتِ الصّٰفّٰت اندر نبرد

فی الاصل ایک مردِ حُر کی پہچان یہی ہے کہ وہ آیاتِ خداوندی کو دیکھے اور نظامِ فطرت کے مطالعہ سے بہرہ اندوز ہو۔

ہر کہ آیاتِ خدا بیند حُر است　　اصلِ ایں حکمت زحکمِ اُنظُر است

بے شبہ قوم سوزِ جگر سے خالی ہو گئی اور لطفِ قرآن سے یکسر محروم۔ اس کی شکایت حضورِ رسالت مآب کے دربار میں ہو رہی ہے

در نفس سوزِ جگر باقی نماند　　لطفِ قرآنِ سحر باقی نماند

Marfat.com

مسافر

Marfat.com

مسافر کون ہے؟ خود علامہ اقبالؒ جو افغانستان میں پہونچ کر اعلیحضرت نادر شاہ شہیدؒ کو قرآن کے ہدیہ سے سرفراز کرتے ہیں

در حضورِ آں مسلمانِ کریم
ہدیہ آوردم ز قرآنِ عظیم

گفتم ایں سرمایۂ اہلِ حق است
در ضمیرِ او حیاتِ مطلق است

اندرو ہر ابتدا را انتہا است
حیدرؓ از نیروئے او خیبر کشا است

نشئہ حرفم بخونِ او دوید
دانہ دانہ اشک از چشمش چکید

اعلیحضرت شہید کی آنکھوں سے آنسو رواں ہیں اور اس طرح فرماتے ہیں

گفت "نادر" در جہاں بے چارہ بود
از غمِ دین و وطن آوارہ بود

کوہ و دشت از اضطرابم بے خبر
از غمانِ بے حسابم بے خبر

نالہ با بانگِ ہزار آمیختم
اشک با جوئے بہار آمیختم

Marfat.com

غیرِ قرآں غمگسارِ من نہ بود　　قوتش ہر باب را بر من کشود

یہی مسافر غزنی میں وارد ہوتا ہے اور حکیم سنائی کے مزار پرحضوری کا شرف حاصل کرتا ہے۔ حضرتِ اقبال کو صاحبِ مزار کی خوبیوں کا منبع قرآنِ مبارک نظر آتا ہے۔ آپ اسی سلسلہ میں اپنے مرشد رومیؒ کو بھی یاد فرماتے ہیں اور اُن کو بھی قرآن ہی کے نور سے منوّر پاتے ہیں۔ گویا سنائی اور رومی دونوں کا نصابِ زندگی قرآن ہی تھا اور دونوں ایک ہی مکتب کے تعلیم یافتہ تھے۔

ہر دو را از حکمتِ قرآں سبق　　او ز حق گوید من از مردانِ حق

اس کے بعد مسافر سلطان محمود غزنویؒ کے مزار پر حاضر ہوتا ہے اور اس ذاتِ گرامی کے جذبہ جہاد اور دبدبہ فتوحات کی یاد سے اپنے دل و دماغ کو تازہ کرتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی محسوس

Marfat.com

کرتا ہے کہ یہاں قدوسی قرآن خوانی میں مصروف ہیں

زیرِ گردوں آیت اللہ دائیش　　قدسیاں قرآں سرابر تربتش

اب یہی مسافر قندہار میں خرقۂ مبارک آنحضرت صلعم کی زیارت

سے مشرف ہو رہا ہے اور اس موقع پر فقر و جہاد[1] کی تلقین ہو رہی ہے

خرقۂ آں برزخ لایبغیان　　دیدمش در نکتۂ لی خرقتان

دینِ او آئینِ او تفسیرِ کل　　در جبینِ او خطِ تقدیرِ کل

عقل را او صاحبِ اسرار کرد　　عشق او را تیغِ جوہر دار کرد

کاروانِ شوق او را منزل است　　ما ہمہ یکمشت خاکم او دل است

آشکارا دیدنش اسرائے ماست　　در ضمیرش مسجدِ اقصائے ماست

آمد از پیراہنِ او بوئے او　　داد ما را نعرۂ اللہ ھو

---

[1] الفقر والجہاد

Marfat.com

مثنوی کے اخیر میں جواں سال اعلیحضرت ظاہر شاہ سے یہی اُمیدیں وابستہ ہیں کہ قرآنی تبلیغ کا حق ادا کریں اور اسلامی بادشاہ کے فرائض ادا کریں

روزہا شبہا تپیدن می تواں　　عصر دیگر آفریدن می تواں
صد جہاں باقی ست در قرآں ہنوز　　اندر آیاتش یکے خود را بسوز
باز افغاں را ازاں سوزے بدہ　　عصر او را صبح نوروزے بدہ

برگ و سازِ ما کتاب و حکمت است　　ایں دو قوت اعتبارِ ملّت است
آں فتوحاتِ جہانِ ذوق و شوق　　ایں فتوحاتِ جہانِ تحت و فوق
ہر دو انعامِ خدائے لایزال　　مومناں را آں جمال است ایں جلال

Marfat.com

آنکه حیٌّ لا یموت آمد حق است | زیستن با حق حیاتِ مطلق است

برخور از قرآں اگر خواهی ثبات | در ضمیرش دیده ام آبِ حیات
می دہد ما را پیامِ لَا تَخَفْ | می رساند بر مقامِ لَا تَخَفْ
قوّتِ سلطان و میر از لَا اِلٰہ | ہیبتِ مردِ فقیر از لَا اِلٰہ
تا دو تیغِ لَا و اِلَّا داشتیم | ما سوی اللہ را نشاں نگذاشتیم
خاوراں از شعلۂ من روشن است | اے خنک مردے کہ در عصرِ من است
از تب و تابم نصیبِ خود بگیر | بعد ازیں نایدچو من مردِ فقیر
گوہرِ دریائے قرآں سُفتہ ام | شرحِ رمزِ صِبْغَةَ اللہ گفتہ ام

Marfat.com

ارمغانِ حجاز

Marfat.com

ایک تقدیرِ عمرؓ کے دگرگوں ہونے سے تاریخ نے کونسا سُنہری ورق حاصل کرلیا۔ آہ وہ سوزِ قرأت کہاں ہے جس نے تقدیرِ عمرؓ کو دگرگوں کیا۔

زشامِ ما بروں آور سحر را　　به قرآں باز خواں اہلِ نظر را
تو میدانی کہ سوزِ قرأتِ تو　　دگرگوں کرد تقدیرِ عمرؓ را

اقبال بے مستی و سوز کی زندگی کو زندگی ہی نہیں سمجھتے۔

ز رازی حکمتِ قرآں بیاموز　　چراغے از چراغِ او بیفروز
ولے ایں نکتہ را از من فراگیر　　کہ نتواں زیستن بے مستی و سوز

واقعی قرآن انسانی زندگی کے ظاہر و باطن کے سنوارنے کا آئینہ ہے۔ کاش مسلمان اب بھی اس کو سامنے رکھیں۔

ز قرآں پیشِ خود آئینہ آویز　　دگرگوں گشتۂ از خویش بگریز

Marfat.com

ترازوئے بنہ کردارِ خود را ۔۔۔ قیامتہائے پیشیں را برانگیز

اربابِ ذوق وفہم دیکھیں کہ اقبال کیا کہتے اور کیا چاہتے ہیں۔

نماند آں تاب و تب در خونِ نابش ۔۔۔ نروید لالہ از کشتِ خرابش

پیامِ او تہی چوں کیسۂ او ۔۔۔ بطاقِ خانہ ویراں کتابش

اقبال کے نزدیک مقامِ لَا تَخَفْ کا مرتبہ کتنا بلند ہے

بیا ساقی نقاب از رُخ برافگن ۔۔۔ چکید از چشمِ من خونِ دلِ من

بہ آں لحنے کہ نے شرقی نہ غربی است ۔۔۔ نوائے از مقامِ لَا تَخَفْ زن

عبرت کا مقام ہے کہ عرب اب خود محتاجِ پیام ہیں

بگو از من نواخوانِ عرب را ۔۔۔ بہائے کم نہادم لعلِ لب را

ازاں نورے کہ از قرآں گرفتم ۔۔۔ سحر کردم صد و سی سالہ شب را

اللہ اللہ آج کے صوفی وملا نے قرآنی تاویلات کو کہاں تک

Marfat.com

پہونچا دیا ہے۔

زمن بر صوفی و مُلّا سلامے
که پیغامِ خدا گفتند مارا

ولے تاویل شاں در حیرت انداخت
خدا و جبرئیلؑ و مصطفیٰ را

مسلمان سُنیں اور اپنے حال پر رحم کریں۔

به بندِ صوفی و مُلّا اسیری
حیات از حکمتِ قرآں نگیری!

بآیاتش تُرا کارے جزایں نیست
که از یٰسینِ او آساں بمیری!

قرآن کا ایک دروازہ بند کرکے مسلمانوں نے اپنے لئے

مصائب کے صدہا دروازے کھول لئے ہیں

درِ صد فتنہ را بر خود کشادی
دو گامے رفتی و از پا فتادی!

برہمن از بُتاں طاقِ خود آراست
تو قرآں را سرِ طاقے نہادی!

Marfat.com

حصّۂ اُردو

بالِ جبریل

Marfat.com

بالِ جبرئیل میں حمد کا ایک شعر

مجھے معلوم کیا! وہ رازداں تیرا ہے یا میرا؟ محمد بھی ترا جبریل بھی قرآن بھی تیرا

حزن و خوف جان لیوا چیزیں ہیں حکیم الامت کے پاس اس کا

نسخہ بھی قرآن ہی ہے۔

عطا اسلاف کا جذبِ دروں کر شریکِ زمرۂ لَا یَحزَنُون کر

بانگِ لَاتَخَفْ کی صدا اب بھی بلند ہے۔ گوشِ شنوا کی ضرورت ہے

مثلِ کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی اب بھی درختِ طور سے آتی ہے بانگ لَاتَخَفْ

اسی سلسلے کی سنہری کڑی اُندلس کے میداں میں طارق کی دعا

کا ایک شعر سنیئے

دلِ مردِ مومن میں پھر زندہ کر دے وہ بجلی کہ تھی نعرۂ لَاتَذَرْ میں

دنیا کا سب سے بڑا سانحہ قرآن عظیم کے —— نام نہاد

Marfat.com

ماننے والوں کا اس کے ساتھ غلط سلوک ہے۔

احکام ترے حق ہیں مگر اپنے مفسّر تاویل سے قرآں کو بنا سکتے ہیں پاژند

عشق و مستی کی نگاہ حاصل ہو جائے تو انسان کچھ اور ہی ہو جاتا ہے

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

اقبال تڑپتے ہیں اور ہمہ شوق ہیں کہ پھر مسلمان کس طرح

مردِ مجاہد بنے اور وہ عالم دکھائی دے جب یہ حق پرست خدا کا نام

بلند کرنے میں مصروف نظر آئیں دیکھئے کیا سماں کھینچا ہے

آہ وہ مردانِ حق! وہ عربی شہسوار حاملِ "خُلقِ عظیم" صاحبِ صدق و یقیں

یہ حقیقت ہے کہ قرآن کا مقام دل ہے۔ اسی لئے یہ نازل

بھی قلبِ مطہرِ محمد صلعم پر ہوا ہے

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحبِ کشاف

Marfat.com

الارض للہ

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون؟ کون دریاؤں کی موجوں سے اُٹھاتا ہے سحاب؟
کون لایا کھینچ کر پچھم سے بادِ سازگار؟ خاک یہ کس کی ہے؟ کس کا ہے یہ نورِ آفتاب؟
کس نے بھر دی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب؟ موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب؟

دہ خدایا! یہ زمیں تیری نہیں، تیری نہیں!
تیرے آبا کی نہیں، تیری نہیں، میری نہیں!

جبرئیل ابلیس کو بازگشت کی طرف مائل کرنا چاہتے ہیں لیکن ابلیس ابلیس ہے۔ اپنے رنگ کا جواب دیتا ہے۔

جس کی نومیدی سے ہو سوزِ درونِ کائنات اس کے حق میں تقنطوا اچھا ہے یا لاتقنطوا؟
میں کھٹکتا ہوں دلِ یزداں میں کانٹے کی طرح تو فقط اللہ ھو، اللہ ھو، اللہ ھو

لاالٰہ غیر اللہ کی حکومتوں کو مٹانے کے واسطے اور الا اللہ

Marfat.com

قیامِ حکومتِ الٰہیہ کے لئے۔ اسی کو کئی طرح سے پیش کیا ہے۔

قلندر جز دو حرفِ لا الٰہ کچھ بھی نہیں رکھتا　　فقیہِ شہر قاروں ہے لغت ہائے حجازی کا

تو عرب ہو یا عجم ہو ترا لا الٰہ الا　　لغتِ غریب جب تک ترا دل نہ دے گواہی

کہاں سے آئے صدا لا الٰہ الا اللہ　　خودی میں گم ہے خدائی تلاش کر غافل

صنم کدہ ہے جہاں اور مردِ حق ہے خلیل　　یہ نکتہ وہ ہے کہ پوشیدہ لا الٰہ میں ہے

لبالب شیشۂ تہذیبِ حاضر ہے مئے لا سے　　مگر ساقی کے ہاتھوں میں نہیں پیمانۂ الا

اے لا الٰہ کے وارث باقی نہیں ہے تجھ میں　　گفتارِ دلبرانہ، کردارِ قاہرانہ

مردِ سپاہی ہے اس کی زرہ لا الٰہ　　سایۂ شمشیر ہی میں اس کی پناہ لا الٰہ

ایک ہی چیز میں زمین و آسمان کا فرق

ارنی میں بھی کہہ رہا ہوں مگر　　یہ حدیثِ کلیم و طور نہیں

تھا ارنی گو کلیم، میں ارنی گو نہیں　　اس کو تقاضا روا، مجھ پہ تقاضا حرام

Marfat.com

یورپ سے ایک خط کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اس دور کے لئے بھی رومیؒ کا پیام صرف قرآن ہے۔ سوال و جواب دونوں سے لطف اندوز ہوجئے اور دیکھئے کہ قرآن بننے کے لئے کونسی غذا تجویز کی جاتی ہے۔

سوال

ہم خوگرِ محسوس ہیں ساحل کے خریدار　　اک بحرِ پُرآشوب و پُراسرار ہے رومیؒ

تو بھی ہے اسی قافلۂ شوق میں اقبال　　جس قافلۂ شوق کا سالار ہے رومیؒ

اس عصر کو بھی اس نے دیا ہے کوئی پیغام؟　　کہتے ہیں چراغِ رہِ احرار ہے رومیؒ

جواب

کہ نباید خورد و جَو ہمچوں خراں　　آہوانہ در ختن چَر ارغواں

ہر کہ کاہ و جَو خورد قرباں شود　　ہر کہ نورِ حق خورد قرآں شود

Marfat.com

ضربِ کلیم

Marfat.com

اقبال کو یقین ہے کہ نصرانی دوَل کی تہذیب و ترقی اپنے ہاتھوں آپ خودکشی کرے گی یہ جو آگ کی ہولی کھیلیں گے اس میں شیطان اپنے دامن کی ہوا دینے کی تاک میں ہے۔ یہ ابلیس دُنیا کی کسی طاقت سے نہیں ڈرتا لیکن اگر اُس کو خوف ہے تو مسلمانوں سے۔ مگر اطمینان کا سانس اس وقت لیتا ہے جب دیکھتا ہے کہ اس اُمت کے پاس قرآن نہیں۔

ہے مِرے دستِ تصرف میں جہانِ رنگ و بُو   کیا زمیں کیا مہر و مہ کیا آسمانِ تو بتو

دیکھ لینگے اپنی آنکھوں سے تماشہ غرب و شرق   میں نے جب گرما دیا اقوامِ یورپ کا لہو

کیا امامانِ سیاست کیا کلیسا کے شیوخ   سب کو دیوانہ بنا سکتی ہے میری ایک ہُو

کارگاہِ شیشہ جو ناداں سمجھتا ہے اسے   توڑ کر دیکھے تو اس تہذیب کے جام و سبو

دستِ فطرت نے کیا ہے جن گریبانوں کو چاک   مزدکی منطق کی سوزن سے نہیں ہوتے رفو

کب ڈرا سکتے ہیں مجھ کو اشتراکی کوچہ گرد   یہ پریشاں روزگار، آشفتہ مغز، آشفتہ مُو

Marfat.com

ہے اگر مجھ کو خطر کوئی تو اس اُمت سے ہے
جس کی خاکستر میں ہے اب تک شرارِ آرزو

خال خال اس قوم میں اب تک نظر آتے ہیں وہ
کرتے ہیں اشکِ سحرگاہی سے جو ظالم وضو

جانتا ہے، جس پہ روشن باطنِ ایام ہے
مزدکیت فتنۂ فردا نہیں، اسلام ہے

جانتا ہوں میں یہ اُمت حاملِ قرآں نہیں
ہے وہی سرمایہ داری بندۂ مومن کا دیں

جانتا ہوں میں کہ مشرق کی اندھیری رات میں
بے یدِ بیضا ہے پیرانِ حرم کی آستیں

عصرِ حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر کہیں

الحذر، آئینِ پیغمبر سے سو بار الحذر
حافظِ ناموسِ زن، مرد آزما، مرد آفریں

موت کا پیغام ہر نوعِ غلامی کے لئے
نے کوئی فغفور و خاقاں نے فقیرِ رہ نشیں

کرتا ہے دولت کو ہر آلودگی سے پاک صاف
منعموں کو مال و دولت کا بناتا ہے امیں

اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و عمل کا انقلاب
پادشاہوں کی نہیں، اللہ کی ہے یہ زمیں

چشمِ عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئیں تو خوب
یہ غنیمت ہے کہ خود مومن ہے محرومِ یقیں

Marfat.com

ہے یہی بہتر الٰہیات میں اُلجھا رہے
یہ کتاب اللہ کی تاویلات میں اُلجھا رہے

توڑ ڈالیں جس کی تکبیریں طلسمِ شش جہات
ہو نہ روشن اس خدا اندیش کی تاریک رات

ابنِ مریم مر گیا یا زندۂ جاوید ہے؟
ہیں صفاتِ ذاتِ حق، حق سے جدا یا عینِ ذات؟

آنے والے سے مسیحِ ناصری مقصود ہے
یا مجدد جس میں ہوں فرزندِ مریم کے صفات؟

ہیں کلام اللہ کے الفاظ حادث یا قدیم
اُمتِ مرحوم کی ہے کس عقیدے میں نجات؟

کیا مسلماں کے لئے کافی نہیں اس دور میں
یہ الٰہیات کے ترشے ہوئے لات و منات؟

تم اسے بیگانہ رکھو عالمِ کردار سے
تا بساطِ زندگی میں اس کے سب مہرے ہوں مات

خیر اسی میں ہے قیامت تک رہے مومن غلام
چھوڑ کر اوروں کی خاطر یہ جہانِ بے ثبات

ہے وہی شعر و تصوف اس کے حق میں خوب تر
جو چھپا دے اس کی آنکھوں سے تماشائے حیات

ہر نفس ڈرتا ہوں اس اُمت کی بیداری سے میں
ہے حقیقت جس کے دیں کی احتسابِ کائنات!

مست رکھو، ذکر و فکرِ صبحگاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے

Marfat.com

"تن بہ تقدیر" کے زیرِ عنوان اس حسرتناک انقلاب کا ذکر کرتے ہیں جو قرآنِ حکیم کے غلط استعمال سے مسلمانوں کے لئے مقدّر ہوا

اسی قرآں میں ہے اب ترکِ جہاں کی تعلیم جس نے مؤمن کو بنایا مہ و پرویں کا امیر

تن بہ تقدیر، ہے آج ان کے عمل کا انداز تھی نہاں جن کے ارادوں میں خدا کی تقدیر

تھا جو ناخوب، بتدریج وہی خوب ہوا کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر!

معنیِ والنجم کی طرف کس دل آویز پیرائے میں توجہ دلاتے ہیں۔

ملاحظہ ہو

دے ولولۂ شوق جسے لذتِ پرواز کر سکتا ہے وہ ذرّہ مہ و مہر کو تاراج

مشکل نہیں یارانِ چمن! معرکۂ باز پُرسوز اگر ہو نفسِ سینۂ دُرّاج

ناوک ہے مسلماں، ہدف اس کا ہے ثریا ہے سرِّ سراپردۂ جاں نکتۂ معراج

تو معنیِ والنجم نہ سمجھا تو عجب کیا ہے تیرا مد و جزر ابھی چاند کا محتاج

Marfat.com

اُمّ الکتاب کا حاصل عشقِ الٰہی ہے۔ علم عشق کے درجہ کو نہیں پہونچ سکتا۔ اقبال نے اپنے پیر رومؒ سے یہ تعلیم بھی خصوصیت کے ساتھ ورثہ میں پائی ہے۔

علم نے مجھ سے کہا عشق ہے دیوانہ پن!
عشق نے مجھ سے کہا علم ہے تخمین و ظن!
بندۂ تخمین و ظن! کرمِ کتابی نہ بن!

عشق سراپا حضور علم سراپا حجاب

عشق کی گرمی سے ہے معرکۂ کائنات:
علم مقامِ صفات، عشق تماشائے ذات!
عشق سکون و ثبات، عشق حیات و ممات!

علم ہے پیدا سوال عشق ہے پنہاں جواب!

Marfat.com

عشق کے ہیں معجزات سلطنت و فقر و دیں!

عشق کے ادنیٰ غلام صاحبِ تاج و نگیں!

عشق مکان و مکیں! عشق زمان و زمیں!

عشق سراپا یقیں! اور یقیں فتح باب!

شرعِ محبّت میں ہے عشرتِ منزل حرام!

شورشِ طوفاں حلال! لذّتِ ساحل حرام!

عشق پہ بجلی حلال! عشق پہ حاصل حرام!

علم ہے ابن الکتاب! عشق ہے امّ الکتاب!

اقبال کو اِس بات کا قلق ہے کہ ہند میں حکمتِ دین کا سمجھانے والا کوئی نہیں۔ بدقسمتی کی انتہا یہ ہے کہ یہاں کے لوگ قرآن سے بدلتے نہیں بلکہ خود قرآن کو بدل دیتے ہیں

Marfat.com

ہند میں حکمتِ دیں کوئی کہاں سے سیکھے
نہ کہیں لذّتِ کردار نہ افکارِ عمیق

حلقۂ شوق میں وہ جرأتِ اندیشہ کہاں
آہ! محکومی و تقلید و زوالِ تحقیق

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب
کہ سکھاتی نہیں مومن کو غلامی کے طریق

مقاماتِ ذکر و فکر سے کس کے حصہ میں کیا آیا اور ان دونوں میں کیا فرق ہے

یہ ہیں سب ایک ہی سالک کی جستجو کے مقام
وہ جس کی شان میں آیا ہے عَلَّمَ الْاَسْمَا

مقامِ ذکر کمالاتِ رومی و عطار
مقامِ فکر مقالاتِ بوعلی سینا

مقامِ فکر ہے پیمائشِ زمان و مکاں
مقامِ ذکر ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰے

توحید کیا ہے اور آج اس کی حقیقت کیا سے کیا ہو کر رہ گئی ہے۔ وحدتِ افکار و وحدتِ کردار کے تطابق کا راز فہم سے باہر ہو گیا

Marfat.com

قوم اور قوموں کی امامت کو ہمارے امام بھی نہیں سمجھ سکتے

زندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے؟ فقط اِک مسئلۂ علمِ کلام

روشن اِس ضَو سے اگر ظلمتِ کردار نہ ہو
خود مسلماں سے ہے پوشیدہ مسلماں کا مقام

میں نے اے میرِ سپہ تیری سپہ دیکھی ہے
قُل ھُوَ اللّٰہ کی شمشیر سے خالی ہیں نیام

آہ! اس راز سے واقف ہے نہ مُلّا نہ فقیہ
وحدتِ افکار کی بے وحدتِ کردار ہے خام

قوم کیا چیز ہے؟ قوموں کی امامت کیا ہے
اس کو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام

وہ فقر جس میں رُوحِ قرآنی کارفرما ہو، ہزار درجہ سلطانی سے بہتر ہے۔ اسی قرآنی فقر سے بے اعتنائی برتنے کا نتیجہ ہے کہ آج کے مسلمان طرح طرح کی غلامی کے عذاب میں مبتلا ہیں۔ اسی سلسلے میں اللہ اور غیر اللہ کی حکومتوں کا فرق اور اس کے قیام میں آنے کی شکل بھی مرکوزِ خاطر کرنے کی چیز ہے۔ سزا اس لئے دی جاتی ہے کہ سبق یاد ہو۔ کاش

Marfat.com

مسلمان اس بات کو سمجھیں اور عام قرآنی علم و عمل کو لازم گردانیں۔

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے
وہ فقر جس میں ہے بے پردہ رُوحِ قرآنی

خودی کو جب نظر آتی ہے قاہری اپنی
یہی مقام ہے کہتے ہیں جس کو سلطانی

یہی مقام ہے مومن کی قوتوں کا عیار
اسی مقام سے آدم ہے ظلِّ سبحانی

یہ جبر و قہر نہیں ہے یہ عشق و مستی ہے
کہ جبر و قہر سے ممکن نہیں جہانبانی

کیا گیا ہے غلامی میں مبتلا تجھ کو
کہ تجھ سے ہو نہ سکی فقر کی نگہبانی

محمد علی باب مشہور فرقہ کا بانی اپنی غلطی کی تاویل کس طرح کرتا ہے

اس سے اس بات کا پتہ بھی چلتا ہے کہ اقبال کی نگاہ میں اس کی اور اسی طرح کے دوسرے گمراہوں کی وقعت پرکاہ کے برابر بھی نہیں۔

تھی خوب حضورِ علما، باب کی تقریر
بیچارہ غلط پڑھتا تھا اعرابِ سمٰوٰت

اُس کی غلطی پر علما تھے مُتبسّم
بولا تمھیں معلوم نہیں میرے مقامات

Marfat.com

اب میری امامت کے تصدق میں ہیں آزاد مجوس تھے اعراب میں قرآن کے آیات

آیاتِ الٰہی کے نگہبان اقبال اپنے بارے میں روحِ مطہر محمد صلعم

سے دریافت کرتے ہیں کہ جب اُن کی قوم اُن کے پیام کی حامل نہیں

بنتی تو اب وہ کیا کریں اور کہاں جائیں۔ اس سے اُن کی حسرت، خواہش

اور ساتھ ہی بے بسی کا کیسا بے پناہ اظہار ہے۔

شیرازہ ہوا ملّتِ مرحوم کا ابتر اب تو ہی بتا تیرا مسلمان کدھر جائے

وہ لذتِ آشوب نہیں بحرِ عرب میں پوشیدہ جو ہے مجھ میں وہ طوفان کدھر جائے؛

اس راز کو اب فاش کر اے روحِ محمدؐ! آیاتِ الٰہی کا نگہبان کدھر جائے؛

اقبال کی سیاست کا مقام بلند تر ہے اسی لئے اُن کی طلب

بھی اعلیٰ ہے انھوں نے وقت پر وہ باتیں لکھی ہیں جو سیاسی

رہنماؤں کی ذہنی ترقی کا باعث بنی ہیں۔ مانٹے کی خلافت سے عار دلانا

Marfat.com

کوئی معمولی بات نہیں۔ اسی طرح لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَر کو لاہور اور کراچی کے واقعات کے سلسلے میں یاد دلاتے ہیں۔

نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمانِ غیّور
موت کیا شے ہے؟ فقط عالمِ معنیٰ کا سفر
ان شہیدوں کی دِیَت اہلِ کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خوں جن کا حرم سے بڑھ کر
آہ! اے مردِ مسلماں تجھے کیا یاد نہیں
حرفِ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَر

مردِ مسلمان اقبال کی نگاہ میں کون ہے؟ اس کا مرتبہ کیا ہے؟ قابلِ ملاحظہ ہے۔ سنیئے اور سر دھنیئے

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان!
قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان!
ہمسایۂ جبریلِ امیں بندۂ خاکی
ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشاں!

ے غالباً علم الدین اور عبدالقیوم شہیدؒ مراد ہیں۔

Marfat.com

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآں

قدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے
دنیا میں بھی میزان قیامت میں بھی میزاں

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں

فطرت کا سرودِ ازلی اس کے شب و روز
آہنگ میں یکتا صفتِ سورۂ رحمٰن

ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے دیکھئے کس قسم کے فقرے چست کرتے ہیں۔ اور اس دور کی حرّیت نوازی کا مذاق اڑاتے ہیں۔

ہے کس کی یہ جرأت کہ مسلمان کو ٹوکے
حرّیتِ افکار کی نعمت ہے خداداد

چاہے تو کرے کعبے کو آتشکدۂ پارس
چاہے تو کرے اس میں فرنگی صنم آباد

قرآن کو بازیچۂ تاویل بنا کر
چاہے تو خود اِک تازہ شریعت کرے ایجاد

ہے مملکتِ ہند میں اِک طرفہ تماشہ
اسلام ہے محبوس مسلمان ہے آزاد

نباتات و جمادات اور انسان میں جو فرق ہے وہ پابندیِ تقدیر

Marfat.com

اور پابندیِ احکامِ الٰہیہ کی شکل میں ہے اور مومن تو نام ہی اُس کا ہے جس کا بال بال احکامِ الٰہیہ سے بندھا ہوا ہو۔

پابندیِ تقدیر کہ پابندیِ احکام؟ یہ مسئلہ مشکل نہیں اے مردِ خردمند
اِک آن میں سَو بار بدل جاتی ہے تقدیر ہے اس کا مقلد ابھی ناخوش ابھی خورسند
تقدیر کے پابند نباتات و جمادات مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند

اقبال کے نزدیک یہی وقت ہے کہ قُلِ الْعَفْوْ کی حقیقت آشکار ہو۔ اس کی محرک اشتراکیتِ روس ہے۔

قوموں کی روش سے مجھے ہوتا ہے یہ معلوم بے سُود نہیں روس کی یہ گرمیِ رفتار
اندیشہ ہوا شوخیِ افکار پہ مجبور فرسودہ طریقوں سے زمانہ ہوا بیزار
انساں کی ہوس نے جنھیں رکھا تھا چھپا کر کُھلتے نظر آتے ہیں بتدریج وہ اسرار
قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں اللہ کرے تجھ کو عطا جدتِ کردار

Marfat.com

جو حرفِ قُلِ العَفْوَ میں پوشیدہ ہے اب تک اس دَور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار

قرآن حکومتِ الٰہیہ کے قیام کا خواستگار ہے۔ حکم خدا ہی کے لئے ہے۔ اس حکم کے سامنے اور کوئی حکم نہیں چل سکتا۔ اور اس کی حکومت کے مقابلے میں کوئی حکومت نہیں۔ قرآن حکومتِ الٰہیہ کے قیام کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا اس کے نزدیک زمین پر حکومت کا حق اسی شخص کو پہونچتا ہے جو خود پہلے اللہ کا محکوم بنے۔ مجاہد ملت کے افکار کے سلسلے میں ایک بند کے شعر یہ ہیں۔

کیا چرخِ کجرو، کیا مہر کیا ماہ سب راہرو ہیں واماندہ راہ!

کڑکا سکندر بجلی کی مانند تجھ کو خبر ہے اے مرگِ ناگاہ!

نادر نے لوٹی دِلّی کی دولت اک ضربِ شمشیر! افسانہ کوتاہ!

افغان باقی! کہسار باقی اَلحُکمُ لِلّٰہِ! اَلمُلکُ لِلّٰہِ!

Marfat.com

یہ امرِ واقعہ ہے کہ مسلمان اپنے اس مقصدِ زندگی کو فراموش کر بیٹھے ہیں جو اُن کے خالق کی طرف سے متعیّن کیا گیا تھا۔ اُمّتِ وَسط کا طغرۂ امتیاز باقی نہیں رہا۔ خَیرُ اُمَّۃٍ کا خطاب بے معنٰی ہو گیا۔ ہمارے نزدیک اس کا واحد سبب قرآنی علم و عمل کا فقدان ہے۔ بہر حال مسلمان ایک تبلیغی قوم کا نام ہے اور ایک مؤمن کو "بشیر و نذیر" کے سوا اور کچھ نہیں ہونا چاہیئے۔

مشکل نہیں اے سالکِ رہ علم فقیری
آدم کا خمیر اس کی حقیقت پہ ہے شاہد

پیدا ہوا گر اس کی طبیعت میں حریری
فولاد کہاں رہتا ہے شمشیر کے لائق

ہو صاحبِ غیرت تو ہے تمہیدِ امیری
خوددار نہ ہو فقر تو ہے قہرِ الٰہی

از رنگ زخود بے خبرت کرد و گرنہ
اے بندۂ مؤمن تو بشیری و نذیری

Marfat.com

بانگِ درا

Marfat.com

زیرِ عنوان شمع "گلشنِ کُن" کی تفسیر فرماتے ہیں۔

صبحِ ازل جو حُسن ہوا دلستانِ عشق
آوازِ کُن ہوئی تپش آموزِ جانِ عشق

یہ حکم تھا کہ گلشنِ کُن کی بہار دیکھ
ایک آنکھ کے لئے خوابِ پریشاں ہزار دیکھ

شکوہ میں کہتے ہیں

کون سی قوم فقط تیری طلبگار ہوئی؟
اور تیرے لئے زحمت کشِ پیکار ہوئی؟

کس کی شمشیر جہانگیر، جہاندار ہوئی؟
کس کی تکبیر سے دنیا تری بیدار ہوئی؟

کس کی ہیبت سے صنم سہمے ہوئے رہتے تھے؟
مُنہ کے بل گِر کے ہُوَ اللّٰہُ اَحَد کہتے تھے؟

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا ہم نے
نوعِ انساں کو غلامی سے چھڑایا ہم نے

تیرے کعبے کو جبینوں سے بسایا ہم نے
تیرے قرآن کو سینوں سے لگایا ہم نے

Marfat.com

پھر بھی ہم سے یہ گِلا ہے کہ وفادار نہیں

ہم وفادار نہیں تو بھی تو دلدار نہیں

بُت صنمخانوں میں کہتے ہیں، مسلمان گئے
ہے خوشی اُن کو کہ کعبے کے نگہبان گئے

منزلِ دہر سے اونٹوں کے حدی خوان گئے
اپنے بغلوں میں دبائے ہوئے قرآن گئے

خندہ زن کفر ہے، احساس تجھے ہے کہ نہیں؟

اپنی توحید کا کچھ پاس تجھے ہے کہ نہیں؟

جوابِ شکوہ میں اسلام کی جن مرکزی چیزوں کا نام لیا گیا ہے میرے نزدیک صرف قرآن کی مرکزیت میں وہ سب جمع ہیں۔

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک

حرمِ پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

Marfat.com

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں

کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

کون ہے تارکِ آئینِ رسُولِ مختار؟ مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار؟

کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعارِ اغیار؟ ہوگئی کس کی نگہ طرزِ سلف سے بیزار؟

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں

کچھ بھی پیغامِ محمدؐ کا تمھیں پاس نہیں

ہر کوئی مستِ مئے ذوقِ تن آسانی ہے تم مسلماں ہو؟ یہ اندازِ مسلمانی ہے؟

حیدریؓ فقر ہے، نے دولتِ عثمانیؓ ہے تم کو اسلاف سے کیا نسبتِ رُوحانی ہے؟

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

آگے چل کر مسلمانوں کو اُبھارتے ہیں، قوّتِ عشق سے ہر پست کو

Marfat.com

بلند کرنے کی تلقین اور دنیا بھر میں اسمِ محمدؐ سے اجالا کر دینے کی تعلیم دیتے ہیں۔

دشت میں، دامنِ کہسار میں، میدان میں ہے
بحر میں، موج کی آغوش میں، طوفان میں ہے

چین کے شہر، مراقش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے

چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ رَفَعنَا لَکَ ذِکرَک دیکھے

سلطنت ذاتِ باری تعالیٰ ہی کے لئے سزاوار ہے۔ اس عنوان کے تحت پوری نظم قرآن حکیم کی روشنی میں پڑھئے اور دیکھیے کہ اقبالؔ جس آزادی کے دلدادہ ہیں وہ آج اس نیلگوں آسمان کے نیچے کس درجہ مفقود ہے۔ اور پھر غیر اللہ کی حکومتوں کے چلانے کے واسطے جو سنہری۔۔۔ روپہلی روشیں اختیار کی جاتی ہیں اُن کی قلعی کس طرح کھولتے ہیں۔

Marfat.com

آ بتاؤں تجھ کو رمزِ آیۂ اِنَّ الْمُلُوک
سلطنت اقوامِ غالب کی ہے اِک جادوگری

خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر
پھر سُلا دیتی ہے اس کو حکمراں کی ساحری

جادوئے محمود کی تاثیر سے چشمِ ایاز
دیکھتی ہے حلقۂ گردن میں سازِ دلبری

خونِ اسرائیل آ جاتا ہے آخر جوش میں
توڑ دیتا ہے کوئی موسیٰ طلسمِ سامری

سروری زیبا فقط اُس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی، باقی بُتانِ آزری

از غلامی فطرتِ آزاد را رسوا مکن
تا تراشی خواجۂ از برہمن کافر تری

ہے وہی سازِ کہن مغرب کا جمہوری نظام
جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری

دیوِ استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری

مجلسِ آئین و اصلاح و رعایات و حقوق
طبِ مغرب میں مزے میٹھے اثر خواب آوری

گرمیِ گفتارِ اعضائے مجالس الاماں
یہ بھی اک سرمایہ داروں کی ہے جنگِ زرگری

Marfat.com

اس سرابِ رنگ و بو کو گلستاں سمجھا ہے تو　　آہ اے ناداں قفس کو آشیاں سمجھا ہے تو!

"دنیائے اسلام" کے زیر عنوان جو کچھ کہنا تھا سب کچھ کہا اور

پھر ٹیپ کا بند یہ ہے

مسلم استی سینہ را از آرزو آباد دار

ہر زماں پیشِ نظر لَا یُخْلِفُ الْمِیعَاد دار

بے شبہ مسلمان کو ہر گھڑی لَا یُخْلِفُ الْمِیعَاد پیش نظر رکھنا چاہیے

گرچہ تو زندانیِ اسباب ہے　　قلب کو لیکن ذرا آزاد رکھ!

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں　　عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ!

اے مسلماں ہر گھڑی پیشِ نظر　　آیۂ لَا یُخْلِفُ الْمِیعَاد رکھ!

یہ لسان العصر کا پیغام ہے

اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ یاد رکھ!

Marfat.com

ستیہ گرہ کے دور میں خلافت کے نام پر مسلمانوں نے بھی ہر طرح کی قربانیاں پیش کیں اور قید و بند کی کڑیاں جھیلیں لیکن زندان کی برکتوں میں سے بعض افراد کے پلّے جو کچھ پڑا وہ — اکبری اقبال کی زبانی یوں ادا ہوا ہے۔

یہ آیۂ نَو ، جیل سے نازل ہوئی مجھ پر
گیتا میں ہے قرآن تو قرآن میں گیتا

کیا خوب ہوئی آشتیِ شیخ و برہمن
اس جنگ میں آخر نہ یہ ہارا نہ وہ جیتا

مندر سے تو بیزار تھا پہلے ہی سے "بدری"
مسجد سے نکلتا نہیں "ضدی ہے مسیتا"

حرفِ یَنسِلُون کی تفسیر سنیئے

محنت و سرمایہ دنیا میں صف آرا ہو گئے
دیکھئے ہوتا ہے کس کس کی تمناؤں کا خون

حکمت و تدبیر سے یہ فتنۂ آشوب خیز
ٹل نہیں سکتا وَقَدْ کُنْتُمْ بِہٖ تَسْتَعْجِلُون

Marfat.com

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام

چشمِ مسلم دیکھ لے تفسیرِ حرفِ ینسلون

سرمایہ داری اور مزدوری عصرِ حاضر کا اہم اور معرکۃ الآرا مسئلہ ہے۔ پھر یہ اقبال کی نگاہ سے کیونکر اوجھل رہ سکتا تھا۔

کارخانے کا ہے مالک مردکِ ناکردہ کار! عیش کا پتلا ہے محنت ہے اسے ناسازگار!

حکمِ حق ہے لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کھائے کیوں مزدور کی محنت کا پھل سرمایہ دار!

تمت

قیمت فی جلد دو روپے

Marfat.com

مطبوعہ اجمل پریس بمبئی نمبر ۳

ذخیرہ محمد اقبال مجددی لاہور

Marfat.com

عالمگیر تحریکِ قرآن مجید کے مقاصد

۱- معنی و مطلب کے ساتھ قرآن مجید کی تعلیم عام اور لازمی کرنا۔

۲- قیامِ حکومتِ الٰہیہ کے لئے سعی کرنا۔

شرکت

بچوں کی تفسیر پارۂ عمّ کی دو جلدیں ایک روپے میں حاصل فرمائیں و مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کے لئے حسب مشورہ کام انجام دیں۔

قرآنی کتب خانہ کی مقدس اسکیم

تجویز ہے کہ جملہ تراجم و تفاسیر اور اس صنف کی دوسری متفرق کتابیں ایک جگہ جمع کی جائیں اور پھر قرآن کے نام لیواؤں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ آپ پسند کریں تو اپنے نام و پتہ سے مطلع کریں تاکہ جب کبھی کوئی کتاب تیار ہو بذریعہ وی پی روانہ کی جاسکے فی الحال اس کی ابتدا ذیل کی کتابوں سے کی جارہی ہے۔

۱- قرآن مجید مع بچوں کی تفسیر	قسم اول	فی جلد	بارہ روپے
۲- بچوں کی تفسیر پارۂ عمّ		"	ایک روپیہ
۳- قرآن اور اقبال		مجلد	دو روپے

پتہ:- ۱ ادارۂ عالمگیر تحریک قرآن مجید حیدرآباد دکن

۲ تھانہ والا بلڈنگ. چکلہ اسٹریٹ. بمبئی نمبر ۳

Marfat.com